اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءًۚ

یا وہ جس نے آسمان اور زمین بنائے ف۱۰۳ اور تمہارے لیے آسمان سے پانی اُتارا

فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآىٕقَ ذَاتَ بَهْجَةٍۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا

تو ہم نے اُس سے باغ اُگائے رونق والے تمہاری طاقت نہ تھی کہ اُن کے پیڑ

شَجَرَهَاؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ یَّعْدِلُوْنَؕ(۶۰) اَمَّنْ جَعَلَ

اُگاتے ف۱۰۴ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے ف۱۰۵ بلکہ وہ لوگ راہ سے کتراتے ہیں ف۱۰۶ یا وہ جس نے

الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ جَعَلَ خِلٰلَهَاۤ اَنْهٰرًا وَّ جَعَلَ لَهَا رَوَاسِیَ وَ جَعَلَ

زمین بسنے کو بنائی اور اس کے بیچ میں نہریں نکالیں اور اُس کے لیے لنگر بنائے ف۱۰۷ اور دونوں

بَیْنَ الْبَحْرَیْنِ حَاجِزًاؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَؕ(۶۱)

سمندروں میں آڑ رکھی ف۱۰۸ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے بلکہ اُن میں اکثر جاہل ہیں ف۱۰۹

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ یَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ

یا وہ جو لاچار کی سُنتا ہے ف۱۱۰ جب اُسے پکارے اور دُور کردیتا ہے بُرائی اور تمہیں زمین کے

الْاَرْضِؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَؕ(۶۲) اَمَّنْ یَّهْدِیْكُمْ

وارث کرتا ہے ف۱۱۱ کیا اللہ کے ساتھ اور خدا ہے بہت ہی کم دھیان کرتے ہو یا وہ جو تمہیں راہ

فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ مَنْ یُّرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًۢا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖؕ

دکھاتا ہے ف۱۱۲ خشکی اور تری کی اندھیریوں میں ف۱۱۳ اور وہ کہ ہوائیں بھیجتا ہے اپنی رحمت کے آگے خوشخبری سناتی ف۱۱۴

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَؕ(۶۳) اَمَّنْ یَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ

کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے برتر ہے اللہ اُن کے شرک سے یا وہ جو خلق کی ابتدا فرماتا ہے پھر اُسے

ف۱۰۳ عظیم ترین اشیاء جو مشاہدے میں آتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی قدرتِ عظیمہ پر دلالت کرتی ہیں ان کا ذکر فرمایا معنی یہ ہیں کہ کیا بت بہتر ہیں یا وہ جس نے آسمان اور زمین جیسی عظیم اور عجیب مخلوق بنائی۔ ف۱۰۴ یہ تمہاری قدرت میں نہ تھا۔ ف۱۰۵ کیا یہ دلائلِ قدرت دیکھ کر ایسا کہا جاسکتا ہے ہرگز نہیں وہ واحد ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ف۱۰۶ جو اس کے لیے شریک ٹھہراتے ہیں۔ ف۱۰۷ وزنی پہاڑ جو اسے جنبش سے روکتے ہیں۔ ف۱۰۸ کہ کھاری میٹھے ملنے نہ پائیں۔ ف۱۰۹ جو اپنے رب کی توحید اور اس کے قدرت و اختیار کو نہیں جانتے اور اس پر ایمان نہیں لاتے۔ ف۱۱۰ اور حاجت روائی فرماتا ہے۔ ف۱۱۱ کہ تم اس میں سکونت کرو اور قرناً بعد قرنٍ اس میں متصرف رہو۔ ف۱۱۲ تمہارے منازل و مقاصد کی ف۱۱۳ ستاروں سے اور علامتوں سے۔ ف۱۱۴ رحمت سے مراد یہاں بارش ہے۔

يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ

دوبارہ بنائے گا و۱۱۵ اور وہ جو تمہیں آسمانوں اور زمین سے روزی دیتا ہے و۱۱۶ کیا اللّٰہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے تم فرماؤ

هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۶۴﴾ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ

کہ اپنی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو و۱۱۷ تم فرماؤ خود غیب نہیں جانتے جو کوئی آسمانوں اور

الْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ

زمین میں ہیں مگر اللّٰہ و۱۱۸ اور انہیں خبر نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے کیا

ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ قف بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا قف بَلْ هُمْ مِّنْهَا

اُن کے علم کا سلسلہ آخرت کے جاننے تک پہونچ گیا و۱۱۹ کوئی نہیں وہ اس کی طرف سے شک میں ہیں و۱۲۰ بلکہ وہ اس سے

عَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ ع وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَا اَئِنَّا

اندھے ہیں اور کافر بولے کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا مٹی ہوجائیں گے کیا ہم پھر

لَمُخْرَجُوْنَ ﴿۶۷﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ

نکالے جائیں گے و۱۲۱ بےشک اس کا وعدہ دیا گیا ہم کو اور ہم سے پہلے ہمارے باپ داداؤں کو یہ تو

اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ

نہیں مگر اگلوں کی کہانیاں و۱۲۲ تم فرماؤ زمین میں چل کر دیکھو کیسا

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۶۹﴾ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا

ہوا انجام مجرموں کا و۱۲۳ اور تم ان پر غم نہ کھاؤ و۱۲۴ اور ان کے مکر سے دل تنگ

و۱۱۵ اس کی موت کے بعد اگرچہ موت کے بعد زندہ کئے جانے کے کفار مُقر و مُعترف نہ تھے لیکن جب کہ اس پر براہین قائم ہیں تو ان کا اقرار نہ کرنا کچھ قابلِ لحاظ نہیں بلکہ جب وہ ابتدائی پیدائش کے قائل ہیں تو انہیں اعادے کا قائل ہونا پڑے گا کیونکہ ابتداء اعادے پر دلالت قویہ کرتی ہے، تو اب ان کے لیے کوئی جائے عذر و انکار باقی نہیں رہی۔ **و۱۱۶** آسمان سے بارش اور زمین سے نباتات۔ **و۱۱۷** اپنے اس دعویٰ میں کہ اللّٰہ کے سوا اور بھی معبود ہیں تو بتاؤ جو جو صفات و کمالات اوپر ذکر کئے گئے وہ کس میں ہیں اور جب اللّٰہ کے سوا ایسا کوئی نہیں تو پھر کسی دوسرے کو کس طرح معبود ٹھہراتے ہو یہاں "هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ" فرما کر ان کے عجز و بطلان کا اظہار منظور ہے۔ **و۱۱۸** وہی جاننے والا ہے غیب کا اس کو اختیار ہے جسے چاہے بتائے چنانچہ اپنے پیارے انبیاء کو بتاتا ہے جیسا کہ سورۂ آل عمران میں ہے۔ "وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ" یعنی اللّٰہ کی شان نہیں کہ تمہیں غیب کا علم دے ہاں اللّٰہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے اور بکثرت آیات میں اپنے پیارے رسولوں کو غیبی علوم عطا فرمانے کا ذکر فرمایا گیا اور خود اسی پارے میں اس سے اگلے رکوع میں وارد ہے۔ "وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ" یعنی جتنے غیب ہیں آسمان و زمین کے سب ایک بتانے والی کتاب میں ہیں۔ **شانِ نزول:** یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے قیامت کے آنے کا وقت دریافت کیا تھا۔ **و۱۱۹** اور انہیں قیامت قائم ہونے کا علم و یقین حاصل ہوگیا جو وہ اس کا وقت دریافت کرتے ہیں۔ **و۱۲۰** انہیں ابھی تک قیامت کے آنے کا یقین نہیں ہے **و۱۲۱** اپنی قبروں سے زندہ۔ **و۱۲۲** یعنی (معاذ اللّٰہ) جھوٹی باتیں۔

يَمۡكُرُوۡنَ ﴿۷۰﴾ وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى هٰذَا الۡوَعۡدُ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۷۱﴾ قُلۡ

نہ ہو ف۱۲۵ اور کہتے ہیں کب آئے گا یہ وعدہ ف۱۲۶ اگر تم سچے ہو تم فرماؤ

عَسٰۤى اَنۡ يَّكُوۡنَ رَدِفَ لَكُمۡ بَعۡضُ الَّذِىۡ تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ ﴿۷۲﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ

قریب ہے کہ تمہارے پیچھے آ لگی ہو بعض وہ چیز جس کی تم جلدی مچا رہے ہو ف۱۲۷ اور بے شک تیرا رب

لَذُوۡ فَضۡلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَشۡكُرُوۡنَ ﴿۷۳﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ

فضل والا ہے آدمیوں پر ف۱۲۸ لیکن اکثر آدمی حق نہیں مانتے ف۱۲۹ اور بے شک تمہارا رب

لَيَعۡلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوۡرُهُمۡ وَمَا يُعۡلِنُوۡنَ ﴿۷۴﴾ وَمَا مِنۡ غَآئِبَةٍ فِى السَّمَآءِ

جانتا ہے جو اُن کے سینوں میں چھپی ہے اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں ف۱۳۰ اور جتنے غیب ہیں آسمان

وَالۡاَرۡضِ اِلَّا فِىۡ كِتٰبٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۷۵﴾ اِنَّ هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِىۡۤ

اور زمین کے سب ایک بتانے والی کتاب میں ہیں ف۱۳۱ بے شک یہ قرآن ذکر فرماتا ہے بنی

اِسۡرَآءِيۡلَ اَكۡثَرَ الَّذِىۡ هُمۡ فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۷۶﴾ وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّ

اسرائیل سے اکثر وہ باتیں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں ف۱۳۲ اور بے شک وہ ہدایت اور

رَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۷۷﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَقۡضِىۡ بَيۡنَهُمۡ بِحُكۡمِهٖ ۚ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ

رحمت ہے مسلمانوں کے لیے بے شک تمہارا رب اُن کے آپس میں فیصلہ فرماتا ہے اپنے حکم سے اور وہی ہے عزت والا

الۡعَلِيۡمُ ﴿۷۸﴾ فَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ عَلَى الۡحَـقِّ الۡمُبِيۡنِ ﴿۷۹﴾ اِنَّكَ لَا

علم والا تو تم اللہ پر بھروسہ کرو بے شک تم روشن حق پر ہو بے شک تمہارے

تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰى وَلَا تُسۡمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوۡا مُدۡبِرِيۡنَ ﴿۸۰﴾ وَمَاۤ

سُنائے نہیں سُنتے مُردے ف۱۳۳ اور نہ تمہارے سُنائے بہرے پکار سنیں جب پھریں پیٹھ دے کر ف۱۳۴ اور

ف۱۲۳ کہ وہ انکار کے سبب عذاب سے ہلاک کئے گئے۔ ف۱۲۴ ان کے اعراض و تکذیب کرنے اور اسلام سے محروم رہنے کے سبب۔ ف۱۲۵ کیونکہ اللّٰہ آپ کا حافظ و ناصر ہے۔ ف۱۲۶ یعنی یہ وعدۂ عذاب کب پورا ہوگا۔ ف۱۲۷ یعنی عذابِ الٰہی۔ چنانچہ وہ عذاب روزِ بدر ان پر آ ہی گیا اور باقی کو وہ بعد موت پائیں گے۔ ف۱۲۸ اسی لیے عذاب میں تاخیر فرماتا ہے۔ ف۱۲۹ اور شکر گزاری نہیں کرتے اور اپنی جہالت سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں۔ ف۱۳۰ یعنی رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ عداوت رکھنا اور آپ کی مخالفت میں مکاریاں کرنا سب کچھ اللّٰہ تعالٰی کو معلوم ہے وہ اس کی سزا دے گا۔ ف۱۳۱ یعنی لوحِ محفوظ میں ثبت ہیں اور جنہیں ان کا دیکھنا بفضلِ الٰہی میسر ہے ان کے لئے ظاہر ہیں۔ ف۱۳۲ دینی اُمور میں اہلِ کتاب نے آپس میں اختلاف کیا ان کے بہت فرقے ہوگئے اور آپس میں لعن طعن کرنے لگے تو قرآن کریم نے اس کا بیان فرمایا ایسا بیان کیا کہ اگر وہ انصاف کریں اور اس کو قبول کریں اور اسلام لائیں تو ان میں یہ باہمی اختلاف باقی نہ رہے۔ ف۱۳۳ مُردوں سے مراد یہاں کفار ہیں جن کے دل مُردہ ہیں۔ چنانچہ اسی آیت میں ان کے مقابل اہلِ ایمان کا ذکر فرمایا۔ ''اِنۡ تُسۡمِعُ اِلَّا مَنۡ يُّؤۡمِنُ بِاٰيٰتِنَا'' جو لوگ

اَنْتَ بِهٰدِی الْعُمْیِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ یُّؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا

اندھوں کو وف۱۳۵ ان کی گمراہی سے تم ہدایت کرنے والے نہیں تمہارے سُنائے تو وہی سنتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں وف۱۳۶

فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَ اِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ

اور وہ مسلمان ہیں اور جب بات اُن پر آپڑے گی وف۱۳۷ ہم زمین سے ان کے لیے ایک چوپایہ نکالیں گے وف۱۳۸

الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا لَا یُوْقِنُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع وَ یَوْمَ

جو لوگوں سے کلام کرے گا وف۱۳۹ اس لیے کہ لوگ ہماری آیتوں پر ایمان نہ لاتے تھے وف۱۴۰ اور جس دن

نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ یُّكَذِّبُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

اٹھائیں گے ہم ہر گروہ میں سے ایک فوج جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتی ہے وف۱۴۱ تو اُن کے اگلے روکے جائیں گے کہ پچھلے ان سے آملیں

حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰیٰتِیْ وَ لَمْ تُحِیْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّا ذَا

یہاں تک کہ جب سب حاضر ہولیں گے وف۱۴۲ فرمائے گا کیا تم نے میری آیتیں جھٹلائیں حالانکہ تمہارا علم اُن تک نہ پہنچتا تھا وف۱۴۳ یا کیا

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَ وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا یَنْطِقُوْنَ ﴿۸۵﴾

کام کرتے تھے وف۱۴۴ اور بات پڑچکی ان پر وف۱۴۵ اُن کے ظلم کے سبب تو وہ اب کچھ نہیں بولتے وف۱۴۶

اَلَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّیْلَ لِیَسْكُنُوْا فِیْهِ وَ النَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِیْ

کیا انھوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے رات بنائی کہ اس میں آرام کریں اور دن کو بنایا سوجھانے (دکھانے) والا بے شک

اس آیت سے مُردوں کے نہ سننے پر استدلال کرتے ہیں ان کا استدلال غلط ہے چونکہ یہاں مُردہ کفار کو فرمایا گیا اور ان سے بھی مطلقاً ہر کلام کے سننے کی نفی مراد نہیں ہے بلکہ پند و موعظت اور کلام ہدایت کے بسمع قبول سننے کی نفی ہے (یعنی سن کر قبول نہیں کرتے) اور مراد یہ ہے کہ کافر مُردہ دل ہیں کہ نصیحت سے منتفع نہیں ہوتے اس آیت کے معنی یہ بتانا کہ مُردے نہیں سنتے بالکل غلط ہے صحیح احادیث سے مُردوں کا سننا ثابت ہے۔ وف۱۳۴ معنی یہ ہیں کہ کفار غایت اعراض وروگردانی سے مُردے اور بہرے کے مثل ہوگئے ہیں کہ انہیں پکارنا اور حق کی دعوت دینا کسی طرح نافع نہیں ہوتا۔ وف۱۳۵ جن کی بصیرت جاتی رہی اور دل اندھے ہوگئے۔ وف۱۳۶ جن کے پاس سمجھنے والے دل ہیں اور جو علم الٰہی میں سعادتِ ایمان سے بہرہ اندوز ہونے والے ہیں۔ (بیضاوی وکبیر وابوالسعود ومدارک)۔ وف۱۳۷ یعنی ان پر غضب الٰہی ہوگا اور عذاب واجب ہوجائے گا اور حجت پوری ہوچکے گی اس طرح کہ لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کردیں گے اور ان کی درستی کی کوئی امید باقی نہ رہے گی یعنی قیامت قریب ہوجائے گی اور اس کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں گی اور اس وقت توبہ نفع نہ دے گی۔ وف۱۳۸ اس چوپایہ کو دابۃ الارض کہتے ہیں یہ عجیب شکل کا جانور ہوگا جو کوہ صفا سے برآمد ہوکر تمام شہروں میں بہت جلد پھرے گا فصاحت کے ساتھ کلام کرے گا ہر شخص کی پیشانی پر ایک نشان لگائے گا ایمانداروں کی پیشانی پر عصائے موسیٰ علیہ السلام سے نورانی خط کھینچے گا کافر کی پیشانی پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری سے سیاہ مہر لگائے گا۔ وف۱۳۹ بزبان فصیح اور کہے گا ''هٰذَا مُؤْمِنٌ وَهٰذَا كَافِرٌ'' یہ مومن ہے اور یہ کافر ہے۔ وف۱۴۰ یعنی قرآن پاک پر ایمان نہ لاتے تھے جس میں بعث وحساب وعذاب وخروج دابۃ الارض کا بیان ہے اس کے بعد کی آیت میں قیامت کا بیان فرمایا جاتا ہے۔ وف۱۴۱ جو کہ ہم نے اپنے انبیاء پر نازل فرمائیں فوج سے مراد جماعت کثیرہ ہے۔ وف۱۴۲ روز قیامت موقف حساب میں۔ وف۱۴۳ اور تم نے ان کی معرفت حاصل نہ کی تھی بغیر سوچے سمجھے ہی ان آیتوں کا انکار کردیا۔ وف۱۴۴ جب تم نے اُن آیتوں کو بھی نہیں سوچا تم بیکار تو نہیں پیدا کیے گئے تھے۔ وف۱۴۵ عذاب ثابت ہوچکا وف۱۴۶ کہ ان کے لیے کوئی حجت اور کوئی گفتگو باقی نہیں ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ عذاب ان پر اس طرح چھا جائے گا

ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَ یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ

اس میں ضرور نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے کہ ایمان رکھتے ہیں ف۱۴۷ اور جس دن پھونکا جائے گا صور ف۱۴۸ تو گھبرائے جائیں گے

فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَ كُلٌّ اَتَوْهُ

جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں ف۱۴۹ مگر جسے خدا چاہے ف۱۵۰ اور سب اس کے حضور حاضر ہوئے

دٰخِرِیْنَ ﴿۸۷﴾ وَ تَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّ هِیَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ

عاجزی کرتے ف۱۵۱ اور تو دیکھے گا پہاڑوں کو خیال کرے گا کہ وہ جمے ہوئے ہیں اور وہ چلتے ہوں گے بادل کی چال ف۱۵۲

صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِیْۤ اَتْقَنَ كُلَّ شَیْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ مَنْ

یہ کام ہے اللہ کا جس نے حکمت سے بنائی ہر چیز بے شک اُسے خبر ہے تمہارے کاموں کی جو

جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَیْرٌ مِّنْهَا ۚ وَ هُمْ مِّنْ فَزَعٍ یَّوْمَىٕذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿۸۹﴾ وَ

نیکی لائے ف۱۵۳ اس کے لیے اس سے بہتر صلہ ہے ف۱۵۴ اور ان کو اس دن کی گھبراہٹ سے امان ہے ف۱۵۵ اور

مَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِ ؕ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا

جو بدی لائے ف۱۵۶ تو اُن کے منہ اوندھائے گئے آگ میں ف۱۵۷ تمہیں کیا بدلہ ملے گا مگر اسی کا

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَاۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِیْ

جو کرتے تھے ف۱۵۸ مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ پوجوں اس شہر کے رب کو ف۱۵۹ جس نے اسے

کہ وہ بول نہ سکیں گے۔ ف۱۴۷ اور آیت میں بعث بعد الموت پر دلیل ہے اس لیے کہ جو دن کی روشنی کو شب کی تاریکی سے اور شب کی تاریکی کو دن کی روشنی سے بدلنے پر قادر ہے وہ مُردے کو زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ نیز انقلاب لیل ونہار سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس میں ان کی دنیوی زندگی کا انتظام ہے تو یہ عبث نہیں کیا گیا بلکہ اس زندگانی کے اعمال پر عذاب وثواب کا ترتب مقتضائے حکمت ہے اور جب دنیا دار العمل ہے تو ضروری ہے کہ ایک دار آخرت بھی ہو وہاں کی زندگانی میں یہاں کے اعمال کی جزا ملے۔ ف۱۴۸ اور اس کے پھونکنے والے حضرت اسرافیل علیہ السلام ہوں گے۔ ف۱۴۹ ایسا گھبرانا جو سبب موت ہوگا۔ ف۱۵۰ اور جس کے قلب کو اللہ تعالیٰ سکون عطا فرمائے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ یہ شہداء ہیں جو اپنی تلواریں گلوں میں حمائل کئے عرش کے گرد حاضر ہوں گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا وہ شہداء ہیں اس لیے کہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں فَزْع (ایسا خوف جو موت کا سبب ہو) ان کو نہ پہنچے گا۔ ایک قول یہ ہے کہ نفخہ کے بعد حضرت جبریل ومیکائیل واسرافیل وعزرائیل ہی باقی رہیں گے۔ ف۱۵۱ یعنی روز قیامت سب لوگ بعد موت زندہ کئے جائیں گے اور موقف میں اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کرتے حاضر ہوں گے۔ صیغہ ماضی سے تعبیر فرمانا تحقق ووقوع کے لیے ہے۔ ف۱۵۲ معنی یہ ہیں کہ نفخہ کے وقت پہاڑ دیکھنے میں تو اپنی جگہ ثابت وقائم معلوم ہوں گے اور حقیقت میں وہ مثل بادلوں کے نہایت تیز چلتے ہوں گے جیسے کہ بادل وغیرہ بڑے جسم چلتے ہیں متحرک معلوم نہیں ہوتے یہاں تک کہ وہ پہاڑ زمین پر گر کر اس کے برابر ہو جائیں گے۔ پھر ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جائیں گے۔ ف۱۵۳ نیکی سے مراد کلمۂ توحید کی شہادت ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اخلاصِ عمل اور بعض نے کہا کہ ہر طاعت جو اللہ کے لیے کی ہو۔ ف۱۵۴ جنت اور ثواب ف۱۵۵ جو خوفِ عذاب سے ہوگی پہلی گھبراہٹ جس کا اوپر کی آیت میں ذکر ہوا ہے وہ اس کے علاوہ ہے۔ ف۱۵۶ یعنی شرک ف۱۵۷ یعنی وہ اوندھے منہ آگ میں ڈالے جائیں گے اور جہنم کے خازن ان سے کہیں گے ف۱۵۸ یعنی شرک اور معاصی اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول سے فرمائے گا کہ آپ فرما دیجئے کہ ف۱۵۹ یعنی مکہ مکرمہ کے اور اپنی عبادت اس رب کے ساتھ خاص کروں مکہ

حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَیْءٍ ؗ وَّ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۟ۙ﴿۹۱﴾ وَ اَنْ

حرمت والا کیا ہے ف۱۶۰ اور سب کچھ اسی کا ہے اور مجھے حکم ہوا ہے کہ فرمانبرداروں میں ہوں اور یہ کہ

اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰی فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ

قرآن کی تلاوت کروں ف۱۶۱ تو جس نے راہ پائی اس نے اپنے بھلے کو راہ پائی ف۱۶۲ اور جو بہکے ف۱۶۳

فَقُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ﴿۹۲﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَیُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ

تو فرمادو کہ میں تو یہی ڈر سنانے والا ہوں ف۱۶۴ اور فرماؤ کہ سب خوبیاں اللہ کے لیے ہیں عنقریب وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے گا

فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ ع

تو اُنھیں پہچان لوگے ف۱۶۵ اور اے محبوب تمہارا رب غافل نہیں اے لوگو تمہارے اعمال سے

ع ۱۱ / ۲

اٰیاتها ۸۸ ۲۸ سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّیَّةٌ ۴۹ رکوعاتها ۹

سورۂ قصص مکیہ ہے، اس میں اٹھاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ﴿۲﴾ نَتْلُوْا عَلَیْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰی

یہ آیتیں ہیں روشن کتاب کی ف۲ ہم تم پر پڑھیں موسیٰ

وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ وَ

اور فرعون کی سچّی خبر اُن لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں بے شک فرعون نے زمین میں غلبہ پایا تھا ف۳ اور

جَعَلَ اَهْلَهَا شِیَعًا یَّسْتَضْعِفُ طَآىِٕفَةً مِّنْهُمْ یُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَ

اس (زمین) کے لوگوں کو اپنا تابع بنالیا ان میں ایک گروہ کو ف۴ کمزور دیکھتا اُن کے بیٹوں کو ذبح کرتا اور

مکرمہ کا ذکر اس لیے ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا وطن اور وحی کا جائے نزول ہے۔ ف۱۶۰ کہ وہاں نہ کسی انسان کا خون بہایا جائے نہ کوئی شکار مارا جائے نہ وہاں کی گھانس کاٹی جائے۔ ف۱۶۱ مخلوقِ خدا کو ایمان کی دعوت دینے کے لیے۔ ف۱۶۲ اس کا نفع وثواب وہ پائے گا ف۱۶۳ اور رسول خدا کی اطاعت نہ کرے اور ایمان نہ لائے ف۱۶۴ میرے ذمہ پہنچا دینا تھا وہ میں نے انجام دیا (هٰذِهٖ اٰیَةٌ نَسَخَتْهَا اٰیَةُ الْقِتَالِ) ف۱۶۵ ان نشانیوں سے مراد شق قمر وغیرہ معجزات ہیں اور وہ عقوبتیں جو دنیا میں آئیں جیسے کہ بدر میں کفار کا قتل ہونا قید ہونا ملائکہ کا انہیں مارنا۔ ف۱ سورۂ قصص مکیہ ہے سوائے چار آیتوں کے جو "اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ" سے شروع ہوکر "لَا نَبْتَغِی الْجٰهِلِیْنَ" پر ختم ہوتی ہیں اور اس سورت میں ایک آیت "اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ" ایسی ہے جو مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان نازل ہوئی اس سورت میں نو ۹ رکوع اٹھاسی ۸۸ آیتیں اور چار سو اکتالیس ۴۴۱ کلمے اور پانچ ہزار آٹھ سو ۵۸۰۰ حرف ہیں۔ ف۲ جو حق کو باطل سے ممتاز کرتی ہے۔ ف۳ یعنی سرزمین مصر میں اس کا تسلط تھا اور وہ ظلم و تکبر میں انتہا کو پہنچ گیا تھا حتّٰی کہ اس نے اپنی عبدیت اور بندہ ہونا بھی بھلا دیا تھا۔ ف۴ یعنی بنی اسرائیل کو۔

يَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝۴ وَ نُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى

ان کی عورتوں کو زندہ رکھتا وٛ بے شک وہ فسادی تھا اور ہم چاہتے تھے کہ ان کمزوروں

الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ

پر احسان فرمائیں اور ان کو پیشوا بنائیں وٚ اور ان کے ملک ومال کا انھیں

الْوٰرِثِيْنَ ۝۵ وَ نُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَ نُرِيَ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ

کو وارث بنائیں وٝ اور انھیں وٞ زمین میں قبضہ دیں اور فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکروں

جُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝۶ وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰۤى اُمِّ مُوْسٰۤى اَنْ

کو وہی دکھا دیں جس کا اُنھیں ان کی طرف سے خطرہ ہے وٟ اور ہم نے موسیٰ کی ماں کو الہام فرمایا وٗٓ کہ

اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَ لَا تَخَافِيْ وَ لَا تَحْزَنِيْ ۚ

اُسے دودھ پلا وٗٗ پھر جب تجھے اس سے اندیشہ ہو وٗٔ تو اُسے دریا میں ڈال دے اور نہ ڈر وٗ۳ اور نہ غم کر وٗ۴

اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَ جَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۷ فَالْتَقَطَهٗۤ اٰلُ

بے شک ہم اسے تیری طرف پھیر لائیں گے اور اسے رسول بنائیں گے وٗ۵ تو اُسے اٹھا لیا فرعون کے

فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّ حَزَنًا ؕ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ جُنُوْدَهُمَا

گھر والوں نے وٗ۶ کہ وہ ان کا دشمن اور اُن پر غم ہو وٗ۷ بے شک فرعون اور ہامان وٗ۸ اور ان کے لشکر

وٛ یعنی لڑکیوں کو خدمت گاری کے لیے زندہ چھوڑ دیتا اور بیٹوں کو ذبح کرنے کا سبب یہ تھا کہ کاہنوں نے اس سے کہہ دیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک بچہ پیدا ہوگا جو تیرے ملک کے زوال کا باعث ہوگا اس لیے وہ ایسا کرتا تھا اور یہ اس کی نہایت حماقت تھی کیونکہ وہ اگر اپنے خیال میں کاہنوں کو سچا سمجھتا تھا تو یہ بات ہونی ہی تھی لڑکوں کے قتل کر دینے سے کیا نتیجہ تھا اور اگر سچا نہیں جانتا تھا تو ایسی لغو بات کا کیا لحاظ تھا اور قتل کرنا کیا معنی رکھتا تھا۔ وٚ کہ وہ لوگوں کو نیکی کی راہ بتائیں اور لوگ نیکی میں ان کی اقتدا کریں وٝ یعنی فرعون اور اس کی قوم کے املاک و اموال ان ضعیف بنی اسرائیل کو دے دیں وٞ مصر اور شام کی وٟ کہ بنی اسرائیل کے ایک فرزند کے ہاتھ سے ان کے ملک کا زوال اور ان کا ہلاک ہو۔ وٗٓ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام یوحانِذ ہے آپ لاوی بن یعقوب کی نسل سے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو خواب کے یا فرشتے کے ذریعہ یا ان کے دل میں ڈال کر الہام فرمایا وٗٗ چنانچہ، وہ چند روز آپ کو دودھ پلاتی رہیں اس عرصے میں نہ آپ روتے تھے نہ ان کی گود میں کوئی حرکت کرتے تھے نہ آپ کی ہمشیرہ کے سوا اور کسی کو آپ کی ولادت کی اطلاع تھی۔ وٗٔ کہ ہمسایہ واقف ہو گئے ہیں وہ غمازی اور چغل خوری کریں گے اور فرعون اس فرزندِ ارجمند کے قتل کے درپے ہو جائے گا۔ وٗ۳ یعنی نیلِ مصر میں بے خوف وخطر ڈال دے اور اس کے غرق و ہلاک کا اندیشہ نہ کر۔ وٗ۴ اس کی جدائی کا وٗ۵ تو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تین ماہ دودھ پلایا اور جب آپ کو فرعون کی طرف سے اندیشہ ہوا تو ایک صندوق میں رکھ کر (جو خاص طور پر اس مقصد کے لیے بنایا گیا تھا) شب کے وقت دریائے نیل میں بہا دیا وٗ۶ اس شب کی صبح کو اور اس صندوق کو فرعون کے سامنے رکھا اور وہ کھولا گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام برآمد ہوئے جو اپنے انگوٹھے سے دودھ چوستے تھے۔ وٗ۷ آخر کار وٗ۸ جو اس کا وزیر تھا۔

كَانُوْا خٰطِـِٕیْنَ ﴿۸﴾ وَ قَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَیْنٍ لِّیْ وَ لَكَ ؕ لَا

خطا کار تھے ف۱۹ اور فرعون کی بی بی نے کہاف۲۰ یہ بچہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اسے

تَقْتُلُوْهُ ۖۗ عَسٰۤى اَنْ یَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۹﴾ وَ

قتل نہ کرو شاید یہ ہمیں نفع دے یا ہم اسے بیٹا بنالیں ف۲۱ اور وہ بے خبر تھے ف۲۲ اور

اَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِیْ بِهٖ لَوْ لَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا

صبح کو موسیٰ کی ماں کا دل بے صبر ہوگیا ف۲۳ ضرور قریب تھا کہ وہ اس کا حال کھول دیتی ف۲۴ اگر ہم نہ ڈھارس

عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۰﴾ وَ قَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّیْهِ٘ فَبَصُرَتْ

بندھاتے اس کے دل پر کہ اُسے ہمارے وعدہ پر یقین رہے ف۲۵ اور (اس کی ماں نے) اس کی بہن سے کہاف۲۶ اُس کے پیچھے چلی جا تو وہ اسے

بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿ۙ۱۱﴾ وَ حَرَّمْنَا عَلَیْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ

دُور سے دیکھتی رہی اور ان کو خبر نہ تھی ف۲۷ اور ہم نے پہلے ہی سب دائیاں اس پر حرام کردی تھیں ف۲۸

فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى اَهْلِ بَیْتٍ یَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَ هُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ﴿۱۲﴾

تو بولی کیا میں تمہیں بتادوں ایسے گھر والے کہ تمہارے اس بچہ کو پال دیں اور وہ اس کے خیرخواہ ہیں ف۲۹

فَرَدَدْنٰهُ اِلٰۤى اُمِّهٖ كَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا وَ لَا تَحْزَنَ وَ لِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ

تو ہم نے اُسے اس کی ماں کی طرف پھیرا کہ ماں کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور غم نہ کھائے اور جان لے کہ اللّٰہ کا وعدہ

ف۱۹ یعنی نافرمان، تو اللّٰہ تعالیٰ نے انہیں یہ سزا دی کہ ان کے ہلاک کرنے والے دشمن کی انہیں سے پرورش کرائی۔ ف۲۰ جب کہ فرعون نے اپنی قوم کے لوگوں کے ورغلانے سے موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا ارادہ کیا۔ ف۲۱ کیونکہ یہ اسی قابل ہے فرعون کی بی بی آسیہ بہت نیک بی بی تھیں انبیاء کی نسل سے تھیں غریبوں اور مسکینوں پر رحم وکرم کرتی تھیں انہوں نے فرعون سے کہا کہ یہ بچہ سال بھر سے زیادہ عمر کا معلوم ہوتا ہے اور تو نے اس سال کے اندر پیدا ہونے والے بچوں کے قتل کا حکم دیا ہے علاوہ بریں معلوم نہیں یہ بچہ دریا میں کس سرزمین سے آیا تجھے جس بچہ کا اندیشہ ہے وہ اسی ملک کے بنی اسرائیل سے بتایا گیا ہے آسیہ کی یہ بات ان لوگوں نے مان لی ف۲۲ اس سے جو انجام ہونے والا تھا۔ ف۲۳ جب انہوں نے سنا کہ ان کے فرزند فرعون کے ہاتھ میں پہنچ گئے۔ ف۲۴ اور جوش محبت مادری میں "وَاابْنَاهُ وَاابْنَاهُ" (ہائے بیٹے ہائے بیٹے) پکار اٹھتیں۔ ف۲۵ جو وعدہ ہم کرچکے ہیں کہ تیرے اس فرزند کو تیری طرف پھیر لائیں گے۔ ف۲۶ جن کا نام مریم تھا کہ حال معلوم کرنے کے لیے ف۲۷ کہ یہ اس بچہ کی بہن ہے اور اس کی نگرانی کرتی ہے۔ ف۲۸ چنانچہ جس قدر دائیاں حاضر کی گئیں ان میں سے کسی کی چھاتی آپ نے منہ میں نہ لی اس سے ان لوگوں کو بہت فکر ہوئی کہ کہیں کوئی ایسی دائی میسر آئے جس کا دودھ آپ پی لیں دائیوں کے ساتھ آپ کی ہمشیرہ بھی یہ حال دیکھنے چلی گئی تھیں اب انہوں نے موقع پایا ف۲۹ چنانچہ وہ ان کی خواہش پر اپنی والدہ کو بلا لائیں حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کی گود میں تھے اور دودھ کے لیے روتے تھے فرعون آپ کو شفقت کے ساتھ بہلاتا تھا جب آپ کی والدہ آئیں اور آپ نے ان کی خوشبو پائی تو آپ کو قرار آیا اور آپ نے ان کا دودھ منہ میں لیا فرعون نے کہا تو اس بچے کی کون ہے کہ اس نے تیرے سوا کسی کے دودھ کو منہ بھی نہ لگایا انہوں نے کہا میں ایک عورت ہوں پاک صاف رہتی ہوں، میرا دودھ خوشگوار ہے جسم خوشبودار ہے اس لیے جن بچوں کے مزاج میں نفاست ہوتی ہے۔ وہ اور عورتوں کا دودھ نہیں لیتے ہیں میرا دودھ پی لیتے ہیں فرعون نے بچہ انہیں دیا اور دودھ پلانے پر انہیں مقرر کر کے فرزند کو اپنے گھر لے جانے کی اجازت دی چنانچہ آپ اپنے مکان پر لے آئیں اور اللّٰہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا اس وقت انہیں اطمینان کامل ہوگیا کہ یہ فرزند ارجمند ضرور نبی ہوں گے۔

حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى

سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ف۳۰ اور جب اپنی جوانی کو پہنچا اور پورے زور پر آیا ف۳۱

اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴﴾ وَدَخَلَ

ہم نے اسے حکم اور علم عطا فرمایا ف۳۲ اور ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو اور اس شہر میں

الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ

داخل ہوا ف۳۳ جس وقت شہر والے دوپہر کے خواب میں بے خبر تھے ف۳۴ تو اس میں دو مرد

يَقْتَتِلٰنِ ۗ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِىْ

لڑتے پائے ایک موسیٰ کے گروہ سے تھا ف۳۵ اور دوسرا اُس کے دشمنوں سے ف۳۶ تو وہ جو اُس کے گروہ سے تھا ف۳۷ اُس نے موسیٰ سے مدد

مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِىْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۗ قَالَ

مانگی اس پر جو اس کے دشمنوں سے تھا تو موسیٰ نے اس کے گھونسا مارا ف۳۸ تو اس کا کام تمام کردیا ف۳۹ کہا

هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ

یہ کام شیطان کی طرف سے ہوا ف۴۰ بے شک وہ دشمن ہے کھلا گمراہ کرنے والا عرض کی اے میرے رب میں نے

ظَلَمْتُ نَفْسِىْ فَاغْفِرْ لِىْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶﴾ قَالَ

اپنی جان پر زیادتی کی ف۴۱ تو مجھے بخش دے تو رب نے اُسے بخش دیا بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے عرض کی

اللّٰہ تعالٰی اس وعدہ کا ذکر فرماتا ہے۔ ف۳۰ اور شک میں رہتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کے پاس دودھ پینے کے زمانہ تک رہے اور اس زمانہ میں فرعون انہیں ایک اشرفی روز دیتا رہا دودھ چھوٹنے کے بعد آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے پاس لے آئیں اور آپ وہاں پرورش پاتے رہے۔ ف۳۱ عمر شریف تیس سال سے زیادہ ہوگئی۔ ف۳۲ یعنی مصالح دین و دنیا کا علم۔ ف۳۳ وہ شہر یا تو "منف" تھا جو حدود مصر میں ہے اصل اس کی مافہ ہے زبان قبطی میں اس لفظ کے معنی ہیں تیس۳۰ یہ پہلا شہر ہے جو طوفان حضرت نوح علیہ السلام کے بعد آباد ہوا اس سرزمین میں مصر بن حام نے اقامت کی یہ اقامت کرنے والے کل تیس۳۰ تھے اس لیے اس کا نام مافہ ہوا پھر اس کی عربی منف ہوئی یا وہ شہر "حابین" تھا جو مصر سے دو فرسنگ کے فاصلہ پر تھا ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ شہر "عین شمس" تھا۔ (جمل وخازن) ف۳۴ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پوشیدہ طور پر داخل ہونے کا سبب یہ تھا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے تو آپ نے حق کا بیان اور فرعون اور فرعونیوں کی گمراہی کا رد شروع کیا بنی اسرائیل کے لوگ آپ کی بات سنتے اور آپ کا اتباع کرتے آپ فرعونیوں کے دین کی مخالفت فرماتے شدہ شدہ (رفتہ رفتہ) اس کا چرچا ہوا اور فرعونی جستجو میں ہوئے اس لیے آپ جس بستی میں داخل ہوتے ایسے وقت داخل ہوتے جب وہاں کے لوگ غفلت میں ہوں۔ حضرت علی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ وہ دن عید کا تھا لوگ اپنے لہو ولعب میں مشغول تھے۔ (مدارک وخازن)۔ ف۳۵ بنی اسرائیل میں سے ف۳۶ یعنی قبطی قوم فرعون سے یہ اسرائیلی پر جبر کر رہا تھا تا کہ اس پر لکڑیوں کا انبار لاد کر فرعون کے مطبخ میں لے جائے ف۳۷ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ف۳۸ پہلے آپ نے قبطی سے کہا کہ اسرائیلی پر ظلم نہ کر اس کو چھوڑ دے لیکن وہ باز نہ آیا اور بدزبانی کرنے لگا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو اس ظلم سے روکنے کے لیے گھونسہ مارا ف۳۹ یعنی وہ مر گیا اور آپ نے اس کو ریت میں دفن کر دیا آپ کا ارادہ قتل کرنے کا نہ تھا۔ ف۴۰ یعنی اس قبطی کا اسرائیلی پر ظلم کرنا جو اس کی ہلاکت کا باعث ہوا۔ (خازن) ف۴۱ یہ کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بطریق تواضع ہے کیونکہ آپ سے کوئی معصیت سرزد نہیں ہوئی اور انبیاء معصوم ہیں ان سے گناہ نہیں ہوتے قبطی کا مارنا آپ کا دفع ظلم اور امداد مظلوم تھی

رَبِّ بِمَاۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِیْرًا لِّلْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۷﴾ فَاَصْبَحَ فِی

اے میرے رب جیسا تو نے مجھ پر احسان کیا تو اب ف۴۲ ہرگز میں مجرموں کا مددگار نہ ہوں گا تو صبح کی

الْمَدِیْنَةِ خَآىٕفًا یَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِی اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ یَسْتَصْرِخُهٗؕ

اس شہر میں ڈرتے ہوئے اس انتظار میں کہ کیا ہوتا ہے ف۴۳ جبھی دیکھا کہ وہ جس نے کل ان سے مدد چاہی تھی فریاد کررہا ہے ف۴۴

قَالَ لَهٗ مُوْسٰۤى اِنَّكَ لَغَوِیٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۸﴾ فَلَمَّاۤ اَنْ اَرَادَ اَنْ یَّبْطِشَ

موسیٰ نے اس سے فرمایا بے شک تو کھلا گمراہ ہے ف۴۵ تو جب موسیٰ نے چاہا کہ اس پر گرفت کرے

بِالَّذِیْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَاۙ قَالَ یٰمُوْسٰۤى اَتُرِیْدُ اَنْ تَقْتُلَنِیْ كَمَا قَتَلْتَ

جو ان دونوں کا دشمن ہے ف۴۶ وہ بولا اے موسیٰ کیا تم مجھے ویسا ہی قتل کرنا چاہتے ہو جیسا تم نے کل

نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ ﳓ اِنْ تُرِیْدُ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِی الْاَرْضِ وَ مَا

ایک شخص کو قتل کر دیا تم تو یہی چاہتے ہو کہ زمین میں سخت گیر بنو اور

تُرِیْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِیْنَ ﴿۱۹﴾ وَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ

اصلاح کرنا نہیں چاہتے ف۴۷ اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک شخص ف۴۸

یَسْعٰى٘ قَالَ یٰمُوْسٰۤى اِنَّ الْمَلَاَ یَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِیَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّیْ

دوڑتا آیا کہا اے موسیٰ! بے شک ف۴۹ دربار والے آپ کے قتل کا مشورہ کررہے ہیں تو نکل جائیے ف۵۰ میں

یہ کسی ملت میں بھی گناہ نہیں پھر بھی اپنی طرف تقصیر کی نسبت کرنا اور استغفار چاہنا یہ مقربین (اللہ والوں) کا دستور ہی ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس میں تاخیر اولیٰ تھی اس لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ترک اولیٰ کو زیادتی فرمایا اور اس پر حق تعالیٰ سے مغفرت طلب کی۔ ف۴۲ یہ کرم بھی کر کہ مجھے فرعون کی صحبت اور اس کے یہاں رہنے سے بھی بچا کہ اس زمرہ میں شمار کیا جانا یہ بھی ایک طرح کا مددگار ہونا ہے۔ ف۴۳ کہ خدا جانے اس قبطی کے مارے جانے کا کیا نتیجہ نکلے اور اس کی قوم کے لوگ کیا کریں۔ ف۴۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ فرعون کی قوم کے لوگوں نے فرعون کو اطلاع دی کہ کسی بنی اسرائیل نے ہمارے ایک آدمی کو مار ڈالا ہے اس پر فرعون نے کہا کہ قاتل اور گواہوں کو تلاش کرو فرعونی گشت کرتے پھرتے تھے اور انہیں کوئی ثبوت نہیں ملتا تھا دوسرے روز جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پھر ایسا اتفاق پیش آیا کہ وہی بنی اسرائیل جس نے ایک روز پہلے ان سے مدد چاہی تھی آج پھر ایک فرعونی سے لڑ رہا ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر ان سے فریاد کرنے لگا تب حضرت ف۴۵ مراد یہ تھی کہ روز لوگوں سے لڑتا ہے اپنے آپ کو بھی مصیبت و پریشانی میں ڈالتا ہے اور اپنے مددگاروں کو بھی کیوں ایسے موقعوں سے نہیں بچتا اور کیوں احتیاط نہیں کرتا۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رحم آیا اور آپ نے چاہا کہ اس کو فرعونی کے پنجۂ ظلم سے رہائی دلائیں۔ ف۴۶ یعنی فرعونی پر تو اسرائیلی غلطی سے یہ سمجھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مجھ سے خفا ہیں مجھے پکڑنا چاہتے ہیں یہ سمجھ کر۔ ف۴۷ فرعونی نے یہ بات سنی اور جا کر فرعون کو اطلاع دی کہ کل کے فرعونی مقتول کے قاتل حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا حکم دیا اور لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ڈھونڈھنے نکلے ف۴۸ جس کو مومن آلِ فرعون کہتے ہیں یہ خبر سن کر قریب کی راہ سے ف۴۹ فرعون کے۔ ف۵۰ شہر سے۔

لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۰﴾ فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ز قَالَ رَبِّ

آپ کا خیرخواہ ہوں ف۵۱ تو اس شہر سے نکلا ڈرتا ہوا اس انتظار میں کہ اب کیا ہوتا ہے عرض کی اے میرے رب

نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۱﴾ ع وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ

مجھے ستم گاروں سے بچالے ف۵۲ اور جب مدین کی طرف متوجہ ہوا ف۵۳ کہا

عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۲۲﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ

قریب ہے کہ میرا رب مجھے سیدھی راہ بتائے ف۵۴ اور جب مدین کے پانی پر آیا ف۵۵

وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۟ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ

وہاں لوگوں کے ایک گروہ کو دیکھا کہ اپنے جانوروں کو پانی پلارہے ہیں اور اُن سے اس طرف ف۵۶ دو عورتیں دیکھیں

تَذُوْدٰنِ ج قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ط قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ سکتة وَ

کہ اپنے جانوروں کو روک رہی ہیں ف۵۷ موسیٰ نے فرمایا تم دونوں کا کیا حال ہے ف۵۸ وہ بولیں ہم پانی نہیں پلاتے جب تک سب چرواہے پلاکر پھیر نہ لے جائیں ف۵۹ اور

اَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿۲۳﴾ فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ

ہمارے باپ بہت بوڑھے ہیں ف۶۰ تو موسیٰ نے اُن دونوں کے جانوروں کو پانی پلادیا پھر سایہ کی طرف پھرا ف۶۱ عرض کی اے میرے رب میں

لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿۲۴﴾ فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى

اس کھانے کا جو تو میرے لیے اُتارے محتاج ہوں ف۶۲ تو اُن دونوں میں سے ایک اس کے پاس آئی شرم

ف۵۱ یہ بات خیرخواہی اور مصلحت اندیشی سے کہتا ہوں۔ ف۵۲ یعنی قوم فرعون سے۔ ف۵۳ مدین وہ مقام ہے جہاں حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف رکھتے تھے اس کو مدین ابن ابراہیم کہتے ہیں مصر سے یہاں تک آٹھ روز کی مسافت ہے یہ شہر فرعون کے حدودِ قَلَمْرَو (سلطنت کی حدود) سے باہر تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کا رستہ بھی نہ دیکھا تھا نہ کوئی سواری ساتھ تھی نہ توشہ نہ کوئی ہمراہی راہ میں درختوں کے پتوں اور زمین کے سبزے کے سوا خوراک کی اور کوئی چیز نہ ملتی تھی۔ ف۵۴ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا جو آپ کو مدین تک لے گیا۔ ف۵۵ یعنی کنوئیں پر جس سے وہاں کے لوگ پانی لیتے اور اپنے جانوروں کو سیراب کرتے تھے یہ کنواں شہر کے کنارے تھا۔ ف۵۶ یعنی مَردوں سے علیحدہ ف۵۷ اس انتظار میں کہ لوگ فارغ ہوں اور کنواں خالی ہو کیونکہ کنوئیں کو قوی اور زورآور لوگوں نے گھیر رکھا تھا ان کے ہجوم میں عورتوں سے ممکن نہ تھا کہ اپنے جانوروں کو پانی پلاسکتیں۔ ف۵۸ یعنی اپنے جانوروں کو پانی کیوں نہیں پلاتیں۔ ف۵۹ کیونکہ نہ ہم مردوں کے انبوہ (ہجوم) میں جاسکتے ہیں نہ پانی کھینچ سکتے ہیں جب یہ لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلاکر واپس ہوجاتے ہیں تو حوض میں جو پانی بچ رہتا ہے وہ ہم اپنے جانوروں کو پلا لیتے ہیں۔ ف۶۰ ضعیف ہیں خود یہ کام نہیں کرسکتے اس لیے جانوروں کو پانی پلانے کی ضرورت ہمیں پیش آئی جب موسیٰ علیہ السلام نے ان کی باتیں سنیں تو آپ کو رقت آئی اور رحم آیا اور وہیں دوسرا کنواں جو اس کے قریب تھا اور ایک بہت بھاری پتھر اس پر ڈھکا ہوا تھا جس کو بہت سے آدمی مل کر ہٹا سکتے تھے آپ نے تنہا اس کو ہٹا دیا۔ ف۶۱ دھوپ اور گرمی کی شدت تھی اور آپ نے کئی روز سے کھانا نہیں کھایا تھا بھوک کا غلبہ تھا اس لیے آرام حاصل کرنے کی غرض سے ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گئے اور بارگاہ الٰہی میں ف۶۲ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کھانا ملاحظہ فرمائے پورا ہفتہ گزر چکا تھا اس درمیان میں ایک لقمہ تک نہ کھایا تھا شکم مبارک پشت اقدس سے مل گیا تھا اس حالت میں اپنے رب سے غذا طلب کی اور باوجودیکہ بارگاہ الٰہی میں نہایت قرب و منزلت رکھتے ہیں اس عجز و انکساری کے ساتھ روٹی کا ایک ٹکڑا طلب کیا اور جب وہ دونوں صاحبزادیاں اس روز بہت جلد اپنے مکان واپس ہوگئیں تو ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ آج اس قدر جلد واپس

اسْتِحْيَآءٍ ۫ قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْكَ لِیَجْزِیَكَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا ؕ

سے چلتی ہوئی ف٦٣ بولی میرا باپ تمہیں بلاتا ہے کہ تمہیں مزدوری دے اس کی جو تم نے ہمارے جانوروں کو پانی پلایا ہے ف٦٤

فَلَمَّا جَآءَهٗ وَ قَصَّ عَلَیْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ۫ نَجَوْتَ مِنَ

جب موسیٰ اس کے پاس آیا اور اسے باتیں کہہ سنائیں ف٦٥ اس نے کہا ڈریئے نہیں آپ بچ گئے

الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا یٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۫ اِنَّ خَیْرَ

ظالموں سے ف٦٦ ان میں کی ایک بولی ف٦٧ اے میرے باپ ان کو نوکر رکھ لو ف٦٨ بے شک بہتر

مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ

نوکر وہ جو طاقتور امانت دار ہو ف٦٩ کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دونوں بیٹیوں میں

اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ

سے ایک تمہیں بیاہ دوں ف٧٠ اس مہر پر کہ تم آٹھ برس میری ملازمت کرو ف٧١ پھر اگر پورے دس

عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَ مَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْكَ ؕ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ

برس کرلو تو تمہاری طرف سے ہے ف٧٢ اور میں تمہیں مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا ف٧٣ قریب ہے اِنْ

آجانے کا کیا سبب ہوا عرض کیا کہ ہم نے ایک نیک مرد پایا اس نے ہم پر رحم کیا اور ہمارے جانوروں کو سیراب کردیا اس پر ان کے والد صاحب نے ایک صاحبزادی سے فرمایا کہ جاؤ اور اس مرد صالح کو میرے پاس بلا لاؤ ف٦٣ چہرہ آستین سے ڈھکے جسم چھپائے یہ بڑی صاحبزادی تھیں ان کا نام صفوراء ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ چھوٹی صاحبزادی تھیں۔ ف٦٤ حضرت موسیٰ علیہ السلام اجرت لینے پر راضی نہ ہوئے لیکن حضرت شعیب علیہ السلام کی زیارت اور ان کی ملاقات کے قصد سے چلے اور ان صاحبزادی صاحبہ سے فرمایا کہ آپ میرے پیچھے رہ کر رستہ بتاتی جایئے یہ آپ نے پردہ کے اہتمام کے لیے فرمایا اور اس طرح تشریف لائے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس پہنچے تو کھانا حاضر تھا حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا بیٹھئے کھانا کھایئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے منظور نہ کیا اور اَعُوْذُ بِاللّٰہ فرمایا۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا کیا سبب کھانے میں کیوں عذر ہے کیا آپ کو بھوک نہیں ہے؟ فرمایا کہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ کھانا میرے اس عمل کا عوض نہ ہوجائے جو میں نے آپ کے جانوروں کو پانی پلا کر انجام دیا ہے کیونکہ ہم وہ لوگ ہیں کہ عمل خیر پر عوض لینا قبول نہیں کرتے۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا: اے جوان! ایسا نہیں ہے یہ کھانا آپ کے عمل کے عوض میں نہیں بلکہ میری اور میرے آباء واجداد کی عادت ہے کہ ہم مہمان خوانی کیا کرتے ہیں اور کھانا کھلاتے ہیں تو آپ بیٹھے اور آپ نے کھانا تناول فرمایا۔ ف٦٥ اور تمام واقعات واحوال جو فرعون کے ساتھ گزرے تھے اپنی ولادت شریف سے لے کر قبطی کے قتل اور فرعونیوں کے آپ کے درپے جان ہونے تک کے سب حضرت شعیب علیہ السلام سے بیان کردیئے ف٦٦ یعنی فرعون اور فرعونیوں سے کیونکہ یہاں مدین میں فرعون کی حکومت وسلطنت نہیں۔ **مسائل:** اس سے ثابت ہوا کہ ایک شخص کی خبر پر عمل کرنا جائز ہے۔ خواہ وہ غلام ہو یا عورت ہو اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اجنبیہ کے ساتھ ورع واحتیاط کے ساتھ چلنا جائز ہے۔ (مدارک)۔ ف٦٧ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلانے کے واسطے بھیجی گئی تھی بڑی یا چھوٹی۔ ف٦٨ یہ ہماری بکریاں چرایا کریں اور یہ کام ہمیں نہ کرنا پڑے۔ ف٦٩ حضرت شعیب علیہ السلام نے صاحبزادی سے دریافت کیا کہ تمہیں ان کی قوت وامانت کا کیا علم انہوں نے عرض کیا کہ قوّت تو اس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے تنہا کنوئیں پر سے وہ پتھر اٹھالیا جس کو دس سے کم آدمی نہیں اٹھا سکتے اور امانت اس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے ہمیں دیکھ کر سر جھکا لیا اور نظر نہ اٹھائی اور ہم سے کہا کہ تم پیچھے چلو ایسا نہ ہو کہ ہوا سے تمہارا کپڑا اڑے اور بدن کا کوئی حصہ نمودار ہو یہ سن کر حضرت شعیب علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ف٧٠ یہ وعدہ نکاح کا تھا الفاظ عقد نہ تھے کیونکہ **مسئلہ:** عقد کے لیے صیغہ ماضی ضروری ہے۔ **مسئلہ:** اور ایسے ہی منکوحہ کی تعیین بھی ضروری ہے۔ ف٧١ **مسئلہ:** آزاد مرد کا آزاد عورت سے نکاح کسی دوسرے آزاد شخص کی خدمت کرنے یا بکریاں چرانے کو مہر قرار دے کر جائز ہے۔

شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ ذٰلِكَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكَ ؕ اَیَّمَا

شَاءَ اللّٰه تعالٰی تم مجھے نیکوں میں پاؤ گے ف۷۴ موسیٰ نے کہا یہ میرے اور آپ کے درمیان اقرار ہو چکا میں

الْاَجَلَیْنِ قَضَیْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَیَّ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِیْلٌ ﴿۲۸﴾ ع

ان دونوں میں جو میعاد پوری کردوں ف۷۵ تو مجھ پر کوئی مطالبہ نہیں اور ہمارے اس کہے پر اللّٰہ کا ذمہ ہے ف۷۶

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَ سَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ

پھر جب موسیٰ نے اپنی میعاد پوری کردی ف۷۷ اور اپنی بی بی کو لے کر چلا ف۷۸ طور کی طرف سے ایک آگ

نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ

دیکھی ف۷۹ اپنی گھر والی سے کہا تم ٹھہرو مجھے طور کی طرف سے ایک آگ نظر پڑی ہے شاید میں وہاں سے کچھ خبر لاؤں ف۸۰

اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِیَ مِنْ

یا تمہارے لیے کوئی آگ کی چنگاری لاؤں کہ تم تاپو پھر جب آگ کے پاس حاضر ہوا ندا کی گئی

شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ یّٰمُوْسٰۤى

میدان کے دہنے کنارے سے ف۸۱ برکت والے مقام میں پیڑ سے ف۸۲ کہ اے موسیٰ

اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۰﴾ وَ اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ

بے شک میں ہی ہوں اللّٰہ رب سارے جہان کا ف۸۳ اور یہ کہ ڈال دے اپنا عصا ف۸۴ پھر جب موسیٰ نے اُسے دیکھا لہراتا ہوا

مسئلہ: اور اگر آزاد مرد نے کسی مدت تک عورت کی خدمت کرنے کو یا قرآن کی تعلیم کو مہر قرار دے کر نکاح کیا تو نکاح جائز ہے اور یہ چیزیں مہر نہ ہوسکیں گی بلکہ اس صورت میں مہر مثل لازم ہوگا۔ (ہدایہ واحمدی)۔ **ف۷۲** یعنی یہ تمہاری مہربانی ہوگی اور تم پر واجب نہ ہوگا **ف۷۳** کہ تم پر پورے دس سال لازم کردوں۔ **ف۷۴** تو میری طرف سے حسن معاملت اور وفائے عہد ہی ہوگی اور اِنْ شَاءَ اللّٰه تعالٰی آپ نے اللّٰہ تعالٰی کی توفیق و مدد پر بھروسہ کرنے کے لیے فرمایا۔ **ف۷۵** خواہ دس سال کی یا آٹھ سال کی **ف۷۶** پھر جب آپ کا عقد ہو چکا تو حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی صاحبزادی کو حکم دیا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک عصا دیں جس سے وہ بکریوں کی نگہبانی کریں اور درندوں کو دفع کریں حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس انبیاء علیہم السلام کے کئی عصا تھے صاحبزادی صاحبہ کا ہاتھ حضرت آدم علیہ السلام کے عصا پر پڑا جو آپ جنت سے لائے تھے اور انبیاء اس کے وارث ہوتے چلے آئے تھے اور وہ حضرت شعیب علیہ السلام کو پہنچا تھا حضرت شعیب علیہ السلام نے یہ عصا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیا۔ **ف۷۷** حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے بڑی میعاد یعنی دس سال پورے کئے پھر حضرت شعیب علیہ السلام سے مصر کی طرف واپس جانے کی اجازت چاہی آپ نے اجازت دی۔ **ف۷۸** ان کے والد کی اجازت سے مصر کی طرف۔ **ف۷۹** جبکہ آپ جنگل میں تھے اندھیری رات تھی سردی شدت کی پڑ رہی تھی راستہ گم ہوگیا تھا اس وقت آپ نے آگ دیکھ کر۔ **ف۸۰** راہ کی کہ کس طرف ہے۔ **ف۸۱** جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دست راست کی طرف تھا۔ **ف۸۲** وہ درخت عناب کا تھا یا عوسج کا (عوسج ایک خاردار درخت ہے جو جنگلوں میں ہوتا ہے)۔ **ف۸۳** جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سرسبز درخت میں آگ دیکھی تو جان لیا کہ اللّٰہ تعالٰی کے سوا یہ کسی کی قدرت نہیں اور بیشک اس کلام کا اللّٰہ تعالٰی ہی متکلم ہے یہ بھی منقول ہے کہ یہ کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام نے صرف گوش مبارک ہی سے نہیں بلکہ اپنے جسم اقدس کے ہر ہر جزو سے سنا۔ **ف۸۴** چنانچہ آپ نے عصا ڈال دیا وہ سانپ بن گیا۔

كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّ لَمْ یُعَقِّبْ ؕ یٰمُوْسٰۤى اَقْبِلْ وَ لَا تَخَفْ ۫ اِنَّكَ

گویا سانپ ہے پیٹھ پھیر کر چلا اور مڑ کر نہ دیکھا ف۸۵ اے موسیٰ سامنے آ اور ڈر نہیں بے شک تجھے

مِنَ الْاٰمِنِیْنَ ﴿۳۱﴾ اُسْلُكْ یَدَكَ فِیْ جَیْبِكَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ

امان ہے ف۸۶ اپنا ہاتھ ف۸۷ گریبان میں ڈال نکلے گا سفید چمکتا بے

سُوْٓءٍ٘ وَّ اضْمُمْ اِلَیْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ

عیب ف۸۸ اور اپنا ہاتھ اپنے سینے پر رکھ لے خوف دور کرنے کو ف۸۹ تو یہ دو حجتیں ہیں تیرے رب کی ف۹۰

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَاۡىِٕهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ

فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بے شک وہ بے حکم (نافرمان) لوگ ہیں عرض کی اے میرے رب میں

قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ یَّقْتُلُوْنِ ﴿۳۳﴾ وَ اَخِیْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ

نے اُن میں ایک جان مار ڈالی ہے ف۹۱ تو ڈرتا ہوں کہ مجھے قتل کردیں اور میرا بھائی ہارون اس کی زبان

مِنِّیْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِیَ رِدْاً یُّصَدِّقُنِیْۤ٘ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یُّكَذِّبُوْنِ ﴿۳۴﴾

مجھ سے زیادہ صاف ہے تو اسے میری مدد کے لیے رسول بنا کہ میری تصدیق کرے مجھے ڈر ہے کہ وہ ف۹۲ مجھے جھٹلائیں گے

قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِیْكَ وَ نَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا یَصِلُوْنَ

فرمایا قریب ہے کہ ہم تیرے بازو کو تیرے بھائی سے قوت دیں گے اور تم دونوں کو غلبہ عطا فرمائیں گے تو وہ تم دونوں کا کچھ نقصان

اِلَیْكُمَا ۛۚ بِاٰیٰتِنَاۤ ۛۚ اَنْتُمَا وَ مَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ

نہ کرسکیں گے ہماری نشانیوں کے سبب تم دونوں اور جو تمہاری پیروی کریں گے غالب آؤ گے ف۹۳ پھر جب موسیٰ ان کے

مُّوْسٰى بِاٰیٰتِنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّ مَا سَمِعْنَا

پاس ہماری روشن نشانیاں لایا بولے یہ تو نہیں مگر بناوٹ کا جادو ف۹۴ اور ہم نے اپنے اگلے

معانقۃ ۱۱

ف۸۵ تب ندا کی گئی ف۸۶ کوئی خطرہ نہیں ف۸۷ اپنی قمیص کے ف۸۸ شعاعِ آفتاب کی طرح تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا دستِ مبارک گریبان میں ڈال کر نکالا تو اس میں ایسی تیز چمک تھی جس سے نگاہیں جھپکیں۔ ف۸۹ تاکہ ہاتھ اپنی اصلی حالت پر آئے اور خوف رفع ہوجائے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سینہ پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا تاکہ جو خوف سانپ دیکھنے کے وقت پیدا ہوگیا تھا رفع ہوجائے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد جو خوفزدہ اپنا ہاتھ سینہ پر رکھے گا اس کا خوف دفع ہوجائے گا۔ ف۹۰ یعنی عصا اور یدِ بیضا تمہاری رسالت کی برہانیں ہیں ف۹۱ یعنی قبطی میرے ہاتھ سے مارا گیا ہے ف۹۲ یعنی فرعون اور اس کی قوم ف۹۳ فرعون اور اس کی قوم پر۔ ف۹۴ ان بدنصیبوں نے معجزات کا انکار کردیا اور ان کو جادو بتادیا مطلب یہ تھا کہ جس طرح تمام انواعِ سحر باطل ہوتے ہیں اسی طرح معاذ اللہ یہ بھی ہے۔

بِهٰذَا فِیْۤ اٰبَآىِٕنَا الْاَوَّلِیْنَ ۝۳۶ وَ قَالَ مُوْسٰى رَبِّیْۤ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ

باپ داداؤں میں ایسا نہ سنا وف۹۵ اور موسیٰ نے فرمایا میرا رب خوب جانتا ہے جو اس کے

بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ

پاس سے ہدایت لایا وف۹۶ اور جس کے لیے آخرت کا گھر ہوگا وف۹۷ بے شک ظالم مراد

الظّٰلِمُوْنَ ۝۳۷ وَ قَالَ فِرْعَوْنُ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ

کو نہیں پہنچتے وف۹۸ اور فرعون بولا اے درباریو! میں تمہارے لیے اپنے سوا

غَیْرِیْۚ فَاَوْقِدْ لِیْ یٰهَامٰنُ عَلَى الطِّیْنِ فَاجْعَلْ لِّیْ صَرْحًا لَّعَلِّیْۤ اَطَّلِعُ

کوئی خدا نہیں جانتا تو اے ہامان میرے لیے گارا پکا کر وف۹۹ ایک محل بنا وف۱۰۰ کہ شاید میں موسیٰ

اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰىۙ وَ اِنِّیْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۝۳۸ وَ اسْتَكْبَرَ هُوَ وَ

کے خدا کو جھانک آؤں وف۱۰۱ اور بے شک میرے گمان میں تو وہ وف۱۰۲ جھوٹا ہے وف۱۰۳ اور اس نے اور اُس کے

جُنُوْدُهٗ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اِلَیْنَا لَا یُرْجَعُوْنَ ۝۳۹

لشکریوں نے زمین میں بے جا بڑائی چاہی وف۱۰۴ اور سمجھے کہ اُنھیں ہماری طرف پھرنا نہیں

فَاَخَذْنٰهُ وَ جُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّۚ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

تو ہم نے اُسے اور اس کے لشکر کو پکڑ کر دریا میں پھینک دیا وف۱۰۵ تو دیکھو کیسا انجام ہوا

الظّٰلِمِیْنَ ۝۴۰ وَ جَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً یَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِۚ وَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَا

ستم گاروں کا اور انھیں ہم نے وف۱۰۶ دوزخیوں کا پیشوا بنایا کہ آگ کی طرف بلاتے ہیں وف۱۰۷ اور قیامت کے دن

یُنْصَرُوْنَ ۝۴۱ وَ اَتْبَعْنٰهُمْ فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةًۚ وَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ هُمْ

اُن کی مدد نہ ہوگی اور اس دنیا میں ہم نے ان کے پیچھے لعنت لگائی وف۱۰۸ اور قیامت کے دن ان

وف۹۵ یعنی آپ سے پہلے ایسا کبھی نہیں کیا گیا یا یہ معنی ہیں کہ جو دعوت آپ ہمیں دیتے ہیں وہ ایسی نئی ہے کہ ہمارے آباء و اجداد میں بھی ایسی نہیں سنی گئی تھی وف۹۶ یعنی جو حق پر ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ نے نبوت کے ساتھ سرفراز فرمایا۔ وف۹۷ اور وہ وہاں کی نعمتوں اور رحمتوں کے ساتھ نوازا جائے گا۔ وف۹۸ یعنی کافروں کو آخرت کی فلاح میسر نہیں۔ وف۹۹ اینٹ تیار کر۔ کہتے ہیں کہ یہی دنیا میں سب سے پہلے اینٹ بنانے والا ہے یہ صنعت اس سے پہلے نہ تھی۔ وف۱۰۰ نہایت بلند وف۱۰۱ چنانچہ ہامان نے ہزارہا کاریگر اور مزدور جمع کیے اینٹیں بنوائیں اور عمارتی سامان جمع کر کے اتنی بلند عمارت بنوائی کہ دنیا میں اس کے برابر کوئی عمارت بلند نہ تھی، فرعون نے یہ گمان کیا کہ (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کے لیے بھی مکان ہے اور وہ جسم ہے کہ اس تک پہنچنا اس کے لیے ممکن ہوگا۔ وف۱۰۲ یعنی موسیٰ علیہ السلام وف۱۰۳ اپنے اس دعویٰ میں کہ اس کا ایک معبود ہے جس نے اس کو اپنا رسول بنا کر ہماری طرف بھیجا۔ وف۱۰۴ اور حق کو نہ مانا اور باطل پر رہے وف۱۰۵ اور سب غرق ہوگئے۔ وف۱۰۶ دنیا میں وف۱۰۷ یعنی کفر و معاصی کی دعوت دیتے ہیں جس سے عذابِ جہنم کے مستحق ہوں اور جو ان کی اطاعت کرے وہ بھی جہنمی ہو جائے۔ وف۱۰۸ یعنی رسوائی اور رحمت سے دوری۔

مِّنَ الْمَقْبُوْحِیْنَ۠ (۴۲) وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَهْلَكْنَا

کا برا ہے اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی و۱۰۹ بعد اس کے کہ اگلی سنگتیں (قومیں) ف۱۱۰

الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآىٕرَ لِلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ (۴۳)

ہلاک فرمادیں جس میں لوگوں کے دل کی آنکھیں کھولنے والی باتیں اور ہدایت اور رحمت تاکہ وہ نصیحت مانیں

وَ مَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِیِّ اِذْ قَضَیْنَاۤ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَ مَا كُنْتَ

اور تم و۱۱۱ طور کی جانب مغرب میں نہ تھے و۱۱۲ جب کہ ہم نے موسیٰ کو رسالت کا حکم بھیجا و۱۱۳ اور اُس وقت تم

مِنَ الشّٰهِدِیْنَ (۴۴) وَ لٰكِنَّاۤ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَیْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَ

حاضر نہ تھے مگر ہوا یہ کہ ہم نے سنگتیں پیدا کیں و۱۱۴ کہ ان پر زمانہ دراز گزرا و۱۱۵ اور

مَا كُنْتَ ثَاوِیًا فِیْۤ اَهْلِ مَدْیَنَ تَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِنَاۙ وَ لٰكِنَّا كُنَّا

نہ تم اہل مدین میں مقیم تھے ان پر ہماری آیتیں پڑھتے ہوئے ہاں ہم

مُرْسِلِیْنَ (۴۵) وَ مَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَیْنَا وَ لٰكِنْ رَّحْمَةً

رسول بنانے والے ہوئے و۱۱۶ اور نہ تم طور کے کنارے تھے جب ہم نے ندا فرمائی و۱۱۷ ہاں تمہارے رب کی

مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِیْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ

مہر ہے (کہ تمہیں غیب کے علم دیئے) و۱۱۸ کہ تم ایسی قوم کو ڈر سناؤ جس کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈر سنانے والا نہ آیا و۱۱۹ یہ اُمید کرتے ہوئے کہ

یَتَذَكَّرُوْنَ (۴۶) وَ لَوْ لَاۤ اَنْ تُصِیْبَهُمْ مُّصِیْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ

ان کو نصیحت ہو اور اگر نہ ہوتا کہ کبھی پہنچتی انھیں کوئی مصیبت ف۱۲۰ اس کے سبب جو اُن کے ہاتھوں نے آگے بھیجا و۱۲۱

فَیَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْ لَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَیْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰیٰتِكَ وَ نَكُوْنَ

تو کہتے اے ہمارے رب تو نے کیوں نہ بھیجا ہماری طرف کوئی رسول کہ ہم تیری آیتوں کی پیروی کرتے اور

و۱۰۹ یعنی توریت۔ ف۱۱۰ مثل قوم نوح و عاد و ثمود وغیرہ کے و۱۱۱ اے سید انبیاء محمد مصطفٰے! صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم و۱۱۲ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا میقات تھا۔ و۱۱۳ اور ان سے کلام فرمایا اور انہیں مقرب کیا۔ و۱۱۴ یعنی بہت سی امتیں بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے و۱۱۵ تو وہ اللّٰہ کا عہد بھول گئے اور انہوں نے اس کی فرمانبرداری ترک کی اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ اللّٰہ تعالٰی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم سے سید عالم حبیب خدا محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے حق میں اور آپ پر ایمان لانے کے متعلق عہد لیے تھے جب دراز زمانہ گزرا اور امتوں کے بعد امتیں گزرتی چلی گئیں تو وہ لوگ ان عہدوں کو بھول گئے اور اس کی وفا ترک کردی۔ و۱۱۶ تو ہم نے آپ کو علم دیا اور پہلوں کے حالات پر مطلع کیا۔ و۱۱۷ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توریت عطا فرمانے کے وقت۔ و۱۱۸ جن سے تم ان کے احوال بیان فرماتے ہو آپ کا ان امور کی خبر دینا آپ کی نبوت کی ظاہر دلیل ہے۔ و۱۱۹ اس قوم سے مراد اہل مکہ ہیں جو زمانۂ فترت (دو پیغمبروں کے درمیان کے زمانے) میں تھے جو حضرت سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم و حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان پانچ سو پچاس برس کی مدت کا ہے۔ ف۱۲۰ عذاب و سزا و۱۲۱ یعنی جو کفر و

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۷﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَاۤ اُوْتِیَ

ایمان لاتے ف۱۲۲ پھر جب ان کے پاس حق آیا ف۱۲۳ ہماری طرف سے بولے ف۱۲۴ انہیں کیوں نہ دیا گیا

مِثْلَ مَاۤ اُوْتِیَ مُوْسٰی ؕ اَوَلَمْ یَكْفُرُوْا بِمَاۤ اُوْتِیَ مُوْسٰی مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا

جو موسیٰ کو دیا گیا ف۱۲۵ کیا اس کے منکر نہ ہوئے تھے جو پہلے موسیٰ کو دیا گیا ف۱۲۶ بولے

سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۫ وقفة وَقَالُوْۤا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ

دو جادو ہیں ایک دوسرے کی پشتی (امداد) پر اور بولے ہم ان دونوں کے منکر ہیں ف۱۲۷ تم فرماؤ تو اللہ کے پاس سے کوئی

عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰی مِنْهُمَاۤ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۴۹﴾ فَاِنْ لَّمْ

کتاب لے آؤ جو اِن دونوں کتابوں سے زیادہ ہدایت کی ہو ف۱۲۸ میں اس کی پیروی کروں گا اگر تم سچے ہو ف۱۲۹ پھر اگر

یَسْتَجِیْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا یَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ

وہ یہ تمہارا فرمانا قبول نہ کریں ف۱۳۰ تو جان لو کہ ف۱۳۱ بس وہ اپنی خواہشوں ہی کے پیچھے ہیں اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو اپنی خواہش کی

هَوٰىهُ بِغَیْرِ هُدًی مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۰﴾ ع

ع ۵ ۸

پیروی کرے اللہ کی ہدایت سے جدا بے شک اللہ ہدایت نہیں فرماتا ظالم لوگوں کو

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۱﴾ ؕ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ

اور بے شک ہم نے اُن کے لیے بات مسلسل اُتاری ف۱۳۲ کہ وہ دھیان کریں جن کو ہم نے اس سے پہلے ف۱۳۳

عصیان انہوں نے کیا **ف۱۲۲** معنی آیت کے یہ ہیں کہ رسولوں کا بھیجنا ہی الزامِ حجت کے لیے ہے کہ انہیں یہ عذر کرنے کی گنجائش نہ ملے کہ ہمارے پاس رسول نہیں بھیجے گئے اس لیے گمراہ ہوگئے اگر رسول آتے تو ہم ضرور مطیع ہوتے اور ایمان لاتے۔ **ف۱۲۳** یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم ۔ **ف۱۲۴** مکہ کے کفار **ف۱۲۵** یعنی انہیں قرآن کریم یک بارگی کیوں نہیں دیا گیا جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پوری توریت ایک ہی بار میں عطا کی گئی تھی یا یہ معنی ہیں کہ سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو عصا اور ید بیضا جیسے معجزات کیوں نہ دیئے گئے **اللہ** تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: **ف۱۲۶** یہود نے قریش کو پیغام بھیجا کہ سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سے معجزات طلب کریں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ جن یہود نے یہ سوال کیا ہے کیا وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور جو انہیں **اللہ** کی طرف سے دیا گیا ہے اس کے منکر نہ ہوئے۔ **ف۱۲۷** یعنی توریت کے بھی اور قرآن کے بھی ان دونوں کو انہوں نے جادو کہا اور ایک قرأت میں "سَاحِرَانِ" ہے اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ دونوں جادوگر ہیں یعنی سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ **شانِ نزول:** مشرکین مکہ نے یہود مدینہ کے سرداروں کے پاس قاصد بھیج کر دریافت کیا کہ سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی نسبت کتب سابقہ میں کوئی خبر ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں حضور کی نعت وصفت ان کی کتاب توریت میں موجود ہے جب یہ خبر قریش کو پہنچی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام وسید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی نسبت کہنے لگے کہ وہ دونوں جادوگر ہیں ان میں ایک دوسرے کا مُعین و مددگار رہے اس پر **اللہ** تعالیٰ نے فرمایا: **ف۱۲۸** یعنی توریت وقرآن سے۔ **ف۱۲۹** اپنے اس قول میں کہ یہ دونوں جادو یا جادوگر ہیں اس میں تنبیہ ہے کہ وہ اس کے مثل کتاب لانے سے عاجز محض ہیں چنانچہ آگے ارشاد فرمایا جاتا ہے۔ **ف۱۳۰** اور ایسی کتاب نہ لاسکیں **ف۱۳۱** ان کے پاس کوئی حجت نہیں ہے۔ **ف۱۳۲** یعنی قرآن کریم ان کے پاس پیاپے (متواتر) اور مسلسل آیا وعدہ اور وعید اور قصص اور عبرتیں اور موعظتیں تاکہ سمجھیں اور ایمان لائیں۔ **ف۱۳۳** یعنی قرآن شریف سے یا سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے پہلے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت مومنین اہل کتاب حضرت عبد اللہ بن سلام

النصف

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِهٖۤ

کتاب دی وہ اس پر ایمان لاتے ہیں اور جب ان پر یہ آیتیں پڑھی جاتی ہیں کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے

اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ﴿۵۳﴾ اُولٰٓىٕكَ يُؤْتَوْنَ

بے شک یہی حق ہے ہمارے رب کے پاس سے ہم اس سے پہلے ہی گردن رکھ چکے تھے ف۱۳۴ ان کو ان کا اجر

اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَ يَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَ مِمَّا

دوبالا دیا جائے گا ف۱۳۵ بدلہ اُن کے صبر کا ف۱۳۶ اور وہ بھلائی سے برائی کو ٹالتے ہیں ف۱۳۷ اور ہمارے دیئے

رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَ اِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَ قَالُوْا لَنَاۤ

سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں ف۱۳۸ اور جب بیہودہ بات سنتے ہیں اُس سے تغافل کرتے ہیں ف۱۳۹ اور کہتے ہیں ہمارے لیے

اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ٘ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ٘ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ﴿۵۵﴾ اِنَّكَ

ہمارے عمل اور تمہارے لیے تمہارے عمل بس تم پر سلام ف۱۴۰ ہم جاہلوں کے غرضی (چاہنے والے) نہیں ف۱۴۱ بے شک

لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ هُوَ اَعْلَمُ

یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردو ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے اور وہ خوب جانتا ہے

بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَ قَالُوْۤا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ

ہدایت والوں کو ف۱۴۲ اور کہتے ہیں اگر ہم تمہارے ساتھ ہدایت کی پیروی کریں تو لوگ ہمارے ملک سے ہمیں اُچک

اوران کے اصحاب کے حق میں نازل ہوئی اورایک قول یہ ہے کہ یہ ان اہل انجیل کے حق میں نازل ہوئی جوحبشہ سے آکر سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ایمان لائے یہ چالیس حضرات تھے حضرت جعفر بن ابی طالب کے ساتھ آئے جب انہوں نے مسلمانوں کی حاجت اور تنگیِ معاش دیکھی تو بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ ہمارے پاس مال ہیں حضور اجازت دیں تو ہم واپس جا کر اپنے مال لے آئیں اور ان سے مسلمانوں کی خدمت کریں حضور نے اجازت دی اور وہ جا کر اپنے مال لے آئے اوران سے مسلمانوں کی خدمت کی ان کے حق میں یہ آیات ''مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ'' تک نازل ہوئیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ یہ آیتیں اَسّی۸۰ اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئیں جن میں چالیس۴۰ نجران کے اور بتیس حبشہ کے اور آٹھ شام کے تھے۔ ف۱۳۴ یعنی نزولِ قرآن سے قبل ہی ہم حبیب خدا محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ایمان رکھتے تھے کہ وہ نبی برحق ہیں کیونکہ توریت وانجیل میں ان کا ذکر ہے۔ ف۱۳۵ کیونکہ وہ پہلی کتاب پر بھی ایمان لائے اور قرآن پاک پر بھی۔ ف۱۳۶ کہ انہوں نے اپنے دین پر بھی صبر کیا اور مشرکین کی ایذا پر بھی۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے: سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جنہیں دو اجر ملیں گے ایک اہل کتاب کا وہ شخص جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور سید انبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی۔ دوسرا وہ غلام جس نے اللہ کا حق بھی ادا کیا اور مولا کا بھی۔ تیسرا وہ جس کے پاس باندی تھی جس سے قربت کرتا تھا پھر اس کو اچھی طرح ادب سکھایا اچھی تعلیم دی اور آزاد کرکے اس سے نکاح کرلیا اس کے لیے بھی دو اجر ہیں۔ ف۱۳۷ طاعت سے معصیت کو اور حلم سے ایذاء کو، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ توحید کی شہادت یعنی ''اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' سے شرک کو۔ ف۱۳۸ طاعت میں، یعنی صدقہ کرتے ہیں۔ ف۱۳۹ مشرکین مکہ مکرمہ کے ایمان داروں کو ان کا دین ترک کرنے اور اسلام قبول کرنے پر گالیاں دیتے اور برا کہتے یہ حضرات ان کی بے ہودہ باتیں سن کر اعراض فرماتے ف۱۴۰ یعنی ہم تمہاری بے ہودہ باتوں اور گالیوں کے جواب میں گالیاں نہ دیں گے۔ ف۱۴۱ ان کے ساتھ میل جول نشست و برخاست نہیں چاہتے ہمیں جاہلانہ حرکات گوارا نہیں۔ (نُسِخَ ذٰلِكَ بِالْقِتَالِ)۔ ف۱۴۲ جن کے

اَرْضِنَاؕ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا یُّجْبٰۤى اِلَیْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَیْءٍ

لے جائیں گے وف١٤٣ کیا ہم نے اُنھیں جگہ نہ دی امان والی حرم میں وف١٤٤ جس کی طرف ہر چیز کے پھل

رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ

لائے جاتے ہیں ہمارے پاس کی روزی لیکن ان میں اکثر کو علم نہیں وف١٤٥ اور کتنے شہر ہم نے ہلاک

قَرْیَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِیْشَتَهَاۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا

کردیئے جو اپنے عیش پر اِترا گئے تھے وف١٤٦ تو یہ ہیں اُن کے مکان وف١٤٧ کہ ان کے بعد ان میں سکونت نہ ہوئی مگر

قَلِیْلًاؕ وَ كُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِیْنَ ﴿۵۸﴾ وَ مَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى

کم وف١٤٨ اور ہمیں وارث ہیں وف١٤٩ اور تمہارا رب شہروں کو ہلاک نہیں کرتا جب تک

یَبْعَثَ فِیْۤ اُمِّهَا رَسُوْلًا یَّتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِنَاۚ وَ مَا كُنَّا مُهْلِكِی الْقُرٰۤى

ان کے اصل مرجع میں رسول نہ بھیجے وف١٥٠ جو اُن پر ہماری آیتیں پڑھے وف١٥١ اور ہم شہروں کو ہلاک نہیں کرتے

اِلَّا وَ اَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ مَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا

مگر جب کہ ان کے ساکن ستم گار ہوں وف١٥٢ اور جو کچھ چیز تمہیں دی گئی ہے وہ دنیوی زندگی کا برتاوا

لیے اس نے ہدایت مقدر فرمائی جو دلائل سے پند پذیر ہونے اور حق بات ماننے والے ہیں۔ **شانِ نزول:** مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیت ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی، نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان سے ان کی موت کے وقت فرمایا: اے چچا! کہہ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" میں تمہارے لیے روزِ قیامت شاہد ہوں گا انہوں نے کہا کہ اگر مجھے قریش کے عار دینے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ضرور ایمان لا کر تمہاری آنکھ ٹھنڈی کرتا اس کے بعد انہوں نے یہ شعر پڑھے "وَلَقَدْ عَلِمْتُ بِاَنَّ دِیْنَ مُحَمَّدٍ مِّنْ خَیْرِ اَدْیَانِ الْبَرِیَّةِ دِیْنًا لَوْ لَا الْمَلَامَةُ اَوْحِذَارُ مُسَبَّةٍ لَوَجَدْتَّنِیْ سَمْحًا بِذَاکَ مُبِیْنًا" یعنی میں یقین سے جانتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین تمام جہانوں کے دینوں سے بہتر ہے اگر ملامت و بدگوئی کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں نہایت صفائی کے ساتھ اس دین کو قبول کرتا اس کے بعد ابوطالب کا انتقال ہو گیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ **وف١٤٣** یعنی سرزمین عرب سے ایک دم نکال دیں گے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت حارث بن عثمان بن نوفل بن عبد مناف کے حق میں نازل ہوئی اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہا تھا کہ یہ تو ہم یقین سے جانتے ہیں کہ جو آپ فرماتے ہیں وہ حق ہے لیکن اگر ہم آپ کے دین کا اتباع کریں تو ہمیں ڈر ہے کہ عرب کے لوگ ہمیں شہر بدر کر دیں گے اور ہمارے وطن میں نہ رہنے دیں گے۔ اس آیت میں اس کا جواب دیا گیا۔ **وف١٤٤** جہاں کے رہنے والے قتل و غارت سے امن میں ہیں اور جہاں جانوروں اور سبزوں تک کو امن ہے۔ **وف١٤٥** اور وہ اپنی جہالت سے نہیں جانتے کہ یہ روزی اللہ تعالٰی کی طرف سے ہے اگر یہ سمجھ ہوتی تو جانتے کہ خوف و امن بھی اسی کی طرف سے ہے اور ایمان لانے میں شہر بدر کیے جانے کا خوف نہ کرتے۔ **وف١٤٦** اور انہوں نے طغیان اختیار کیا تھا کہ اللہ تعالٰی کی دی ہوئی روزی کھاتے اور پوجتے بتوں کو، اہلِ مکہ کو ایسی قوم کے خراب انجام سے خوف دلایا جاتا ہے جن کا حال ان کی طرح تھا کہ اللہ تعالٰی کی نعمتیں پاتے اور شکر نہ کرتے ان نعمتوں پر اِتراتے وہ ہلاک کر دیئے گئے۔ **وف١٤٧** جن کے آثار باقی ہیں اور عرب کے لوگ اپنے سفروں میں انہیں دیکھتے ہیں۔ **وف١٤٨** کہ کوئی مسافر یا رہرو (راہ چلتا) ان میں تھوڑی دیر کے لیے ٹھہر جاتا ہے پھر خالی پڑے رہتے ہیں۔ **وف١٤٩** ان مکانوں کے یعنی وہاں کے رہنے والے ایسے ہلاک ہوئے کہ ان کے بعد ان کا کوئی جانشین باقی نہ رہا اب اللہ کے سوا ان مکانوں کا کوئی وارث نہیں خَلق کی فنا کے بعد وہی سب کا وارث ہے۔ **وف١٥٠** یعنی مرکزی مقام میں۔ بعض مفسرین نے کہا کہ اُم القریٰ سے مراد مکہ مکرمہ ہے اور رسول سے مراد خاتم انبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ **وف١٥١** اور انہیں تبلیغ کرے اور خبر دے کہ اگر وہ ایمان نہ لائیں گے تو ان پر عذاب کیا جائے گا تا کہ ان پر حجت لازم ہو اور ان کے لیے عذر کی گنجائش باقی نہ رہے۔ **وف١٥٢** رسول کی تکذیب کرتے ہوں اپنے

وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ

اور اس کا سنگار ہے ۱۵۳ اور جو اللہ کے پاس ہے ۱۵۴ وہ بہتر اور زیادہ باقی رہنے والا ۱۵۵ تو کیا تمہیں عقل نہیں ۱۵۶ تو کیا وہ جسے ہم نے

وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ

اچھا وعدہ دیا ۱۵۷ تو وہ اس سے ملے گا اس جیسا ہے جسے ہم نے دنیوی زندگی کا برتاؤ برتنے دیا پھر وہ قیامت

الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿٦١﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِىَ

کے دن گرفتار کرکے حاضر لایا جائے گا ۱۵۸ اور جس دن انہیں ندا کرے گا ۱۵۹ تو فرمائے گا کہاں ہیں میرے

الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٦٢﴾ قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا

وہ شریک جنہیں تم ۱۶۰ گمان کرتے تھے کہیں گے وہ جن پر بات ثابت ہوچکی ۱۶۱ اے ہمارے رب

هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ ؗ مَا كَانُوْٓا

یہ ہیں وہ جنہیں ہم نے گمراہ کیا ہم نے انہیں گمراہ کیا جیسے خود گمراہ ہوئے تھے ۱۶۲ ہم اُن سے بیزار ہوکر تیری طرف رجوع لاتے ہیں وہ

اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ﴿٦٣﴾ وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا

ہم کو نہ پوجتے تھے ۱۶۳ اور ان سے فرمایا جائے گا اپنے شریکوں کو پکارو ۱۶۴ تو وہ پکاریں گے تو وہ ان کی نہ

لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ

سنیں گے اور دیکھیں گے عذاب کیا اچھا ہوتا اگر وہ راہ پاتے ۱۶۵ اور جس دن انہیں ندا کرے گا

فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٦٥﴾ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ

تو فرمائے گا ۱۶۶ تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا ۱۶۷ تو اُس دن ان پر خبریں اندھی

يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا

ہوجائیں گی ۱۶۸ تو وہ کچھ پوچھ گچھ نہ کریں گے ۱۶۹ تو وہ جس نے توبہ کی ۱۷۰ اور ایمان لایا ۱۷۱ اور اچھا کام کیا

کفر پر مُصِر (ڈٹے ہوئے) ہوں اور اس سبب سے عذاب کے مستحق ہوں۔ ۱۵۳ جس کی بقا بہت تھوڑی اور جس کا انجام فنا۔ ۱۵۴ یعنی آخرت کے منافع ۱۵۵ تمام کدورتوں سے خالی اور دائم، غیر منقطع۔ ۱۵۶ کہ اتنا سمجھ سکو کہ باقی فانی سے بہتر ہے اسی لیے کہا گیا ہے کہ جو شخص آخرت کو دنیا پر ترجیح نہ دے وہ نادان ہے۔ ۱۵۷ ثواب جنت کا۔ ۱۵۸ یہ دونوں ہرگز برابر نہیں ہوسکتے ان میں پہلا جسے اچھا وعدہ دیا گیا مومن ہے اور دوسرا کافر۔ ۱۵۹ اللہ تعالیٰ بطریق توبیخ ۱۶۰ دنیا میں میرا شریک ۱۶۱ یعنی عذاب واجب ہوچکا اور وہ لوگ اہلِ ضلالت (گمراہوں) کے سردار اور ائمۂ کفر ہیں۔ ۱۶۲ یعنی وہ لوگ ہمارے بہکانے سے باختیار خود گمراہ ہوئے ہماری ان کی گمراہی میں کوئی فرق نہیں ہم نے انہیں مجبور نہ کیا تھا۔ ۱۶۳ بلکہ وہ اپنی خواہشوں کے پرستار اور اپنی شہوات کے مطیع تھے۔ ۱۶۴ یعنی کفار سے فرمایا جائے گا کہ اپنے بتوں کو پکارو وہ تمہیں عذاب سے بچائیں ۱۶۵ دنیا میں تاکہ آخرت میں عذاب نہ دیکھتے۔ ۱۶۶ یعنی کفار سے دریافت فرمائے گا۔ ۱۶۷ جو تمہاری طرف بھیجے گئے تھے اور حق کی دعوت دیتے تھے۔ ۱۶۸ اور کوئی عذر اور حجت انہیں نظر نہ آئے گی۔ ۱۶۹ اور غایت دہشت سے ساکت رہ جائیں گے

فَعَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِیْنَ ﴿۶۷﴾ وَ رَبُّكَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَ

قریب ہے کہ وہ راہ یاب ہو اور تمہارا رب پیدا کرتا ہے جو چاہے اور

یَخْتَارُ ؕ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ تَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۶۸﴾

پسند فرماتا ہے ف۱۷۲ ان کا ف۱۷۳ کچھ اختیار نہیں پاکی اور برتری ہے اللہ کو اُن کے شرک سے

وَ رَبُّكَ یَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَ مَا یُعْلِنُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَ هُوَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ

اور تمہارا رب جانتا ہے جو اُن کے سینوں میں چھپا ہے ف۱۷۴ اور جو ظاہر کرتے ہیں ف۱۷۵ اور وہی ہے اللہ کہ

اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْحَمْدُ فِی الْاُوْلٰى وَ الْاٰخِرَةِ ٘ وَ لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَیْهِ

کوئی خدا نہیں اُس کے سوا اسی کی تعریف ہے دنیا ف۱۷۶ اور آخرت میں اور اسی کا حکم ہے ف۱۷۷ اور اُسی کی طرف

تُرْجَعُوْنَ ﴿۷۰﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَیْكُمُ الَّیْلَ سَرْمَدًا اِلٰى

پھر جاؤ گے تم فرماؤ ف۱۷۸ بھلا دیکھو تو اگر اللہ ہمیشہ تم پر

یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ یَاْتِیْكُمْ بِضِیَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿۷۱﴾ قُلْ

قیامت تک رات رکھے ف۱۷۹ تو اللہ کے سوا کون خدا ہے جو تمہیں روشنی لادے ف۱۸۰ تو کیا تم سُنتے نہیں ف۱۸۱ تم فرماؤ

اَرَءَیْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَیْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ

بھلا دیکھو تو اگر اللہ قیامت تک ہمیشہ دن رکھے ف۱۸۲

مَنْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ یَاْتِیْكُمْ بِلَیْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِیْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَ

تو اللہ کے سوا کون خدا ہے جو تمہیں رات لادے جس میں آرام کرو ف۱۸۳ تو کیا تمہیں سوجھتا نہیں ف۱۸۴ اور

یا کوئی کسی سے اس لیے نہ پوچھے گا کہ جواب سے عاجز ہونے میں سب کے سب برابر ہیں تابع ہوں یا متبوع کافر ہوں یا کافر گر۔ ف۱۷۰ شرک سے۔ ف۱۷۱ اپنے رب پر اور اس تمام پر جو رب کی طرف سے آیا ف۱۷۲ **شانِ نزول:** یہ آیت مشرکین کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبوت کے لیے کیوں برگزیدہ کیا۔ یہ قرآن مکہ وطائف کے کسی بڑے شخص پر کیوں نہ اتارا اس کلام کا قائل ولید بن مغیرہ تھا اور بڑے آدمی سے وہ اپنے آپ کو اور عروہ بن مسعود ثقفی کو مراد لیتا تھا اس کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ رسولوں کا بھیجنا ان لوگوں کے اختیار سے نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے اپنی حکمت وہی جانتا ہے انہیں اس کی مرضی میں دخل کی کیا مجال۔ ف۱۷۳ یعنی مشرکین کا ف۱۷۴ یعنی کفر اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت جس کو یہ لوگ چھپاتے ہیں ف۱۷۵ اپنی زبانوں سے خلاف واقع جیسے کہ نبوت میں طعن کرنا اور قرآن پاک کی تکذیب۔ ف۱۷۶ کہ اس کے اولیاء دنیا میں بھی اس کی حمد کرتے ہیں اور آخرت میں بھی اس کی حمد سے لذت اٹھاتے ہیں۔ ف۱۷۷ اسی کی قضاء ہر چیز میں نافذ وجاری ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اپنے فرمانبرداروں کے لیے مغفرت کا اور نافرمانوں کے لیے شفاعت کا حکم فرماتا ہے۔ ف۱۷۸ اے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہل مکہ سے ف۱۷۹ اور دن نکالے ہی نہیں ف۱۸۰ جس میں تم اپنی معاش کے کام کرسکو۔ ف۱۸۱ گوش ہوش سے کہ شرک سے باز آؤ۔ ف۱۸۲ رات ہونے ہی نہ دے۔ ف۱۸۳ اور دن میں جو کام اور محنت کی تھی اس کی تکان دور کرو۔ ف۱۸۴ کہ تم کتنی بڑی غلطی میں ہو جو اس کے ساتھ اور کو شریک کرتے ہو۔

مِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ

اس نے اپنی مہر (رحمت) سے تمہارے لیے رات اور دن بنائے کہ رات میں آرام کرو اور دن میں اس کا فضل

فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَ يَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ

ڈھونڈو ف۱۸۵ اور اس لیے کہ تم حق مانو ف۱۸۶ اور جس دن اُنھیں ندا کرے گا تو فرمائے گا کہاں ہیں میرے

الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَ نَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا

وہ شریک جو تم بکتے تھے اور ہر گروہ میں سے ہم ایک گواہ نکال کر ف۱۸۷ فرمائیں گے اپنی

بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْۤا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ۠ ﴿۷۵﴾ اِنَّ

ع ۱۵ ۱۰

دلیل لاؤ ف۱۸۸ تو جان لیں گے کہ ف۱۸۹ حق اللہ کا ہے اور ان سے کھوئی جائیں گی جو بناوٹیں کرتے تھے ف۱۹۰ بے شک

قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۪ وَ اٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَاۤ

قارون موسیٰ کی قوم سے تھا ف۱۹۱ پھر اس نے ان پر زیادتی کی اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیئے

اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ ۗ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ

جن کی کنجیاں ایک زور آور جماعت پر بھاری تھیں جب اُس سے اس کی قوم ف۱۹۲ نے کہا اِترا نہیں ف۱۹۳

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ﴿۷۶﴾ وَ ابْتَغِ فِيْمَاۤ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ

بے شک اللہ اِترانے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور جو مال تجھے اللہ نے دیا ہے اس سے آخرت کا گھر طلب کر ف۱۹۴

وَ لَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَ اَحْسِنْ كَمَاۤ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَ لَا

اور دنیا میں اپنا حصہ نہ بھول ف۱۹۵ اور احسان کر ف۱۹۶ جیسا اللہ نے تجھ پر احسان کیا اور ف۱۹۷

ف۱۸۵ کسب معاش کرو ف۱۸۶ اور اس کی نعمتوں کا شکر بجا لاؤ۔ ف۱۸۷ یہاں گواہ سے رسول مراد ہیں جو اپنی اپنی امتوں پر شہادت دیں گے کہ انہوں نے انہیں رب کے پیام پہنچائے اور نصیحتیں کیں۔ ف۱۸۸ یعنی شرک اور رسولوں کی مخالفت جو تمہارا شیوہ تھا اس پر کیا دلیل ہے پیش کرو۔ ف۱۸۹ الٰہیت و معبودیت خاص ف۱۹۰ دنیا میں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتے تھے۔ ف۱۹۱ قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چچا ''یصہر'' کا بیٹا تھا نہایت خوبصورت شکیل آدمی تھا اسی لیے اس کو منور کہتے تھے اور بنی اسرائیل میں توریت کا سب سے بہتر قاری تھا، ناداری کے زمانہ میں نہایت متواضع و بااخلاق تھا دولت ہاتھ آتے ہی اس کا حال متغیر ہوا اور سامری کی طرح منافق ہوگیا۔ کہا گیا ہے کہ فرعون نے اس کو بنی اسرائیل پر حاکم بنا دیا تھا۔ ف۱۹۲ یعنی مومنین بنی اسرائیل ف۱۹۳ کثرت مال پر ف۱۹۴ اللہ کی نعمتوں کا شکر کر کے اور مال کو خدا کی راہ میں خرچ کر کے۔ ف۱۹۵ یعنی دنیا میں آخرت کے لیے عمل کر کہ عذاب سے نجات پائے اس لیے کہ دنیا میں انسان کا حقیقی حصہ یہ ہے کہ آخرت کے لیے عمل کرے صدقہ دے کر صلۂ رحمی کرکے اور اعمال خیر کے ساتھ اور اس کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اپنی صحت وقوّت و جوانی و دولت کو نہ بھول اس سے کہ ان کے ساتھ آخرت طلب کرے۔ حدیث میں ہے کہ پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت سمجھو۔ جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، تندرستی کو بیماری سے پہلے، ثروت کو ناداری سے پہلے، فراغت کو شغل سے پہلے، زندگی کو موت سے پہلے۔ ف۱۹۶ اللہ کے بندوں کے ساتھ۔ ف۱۹۷ معاصی اور گناہوں کا ارتکاب کرکے اور ظلم و بغاوت کرکے۔

تَبۡغِ الۡفَسَادَ فِی الۡاَرۡضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الۡمُفۡسِدِیۡنَ ﴿۷۷﴾ قَالَ اِنَّمَاۤ

زمین میں فساد نہ چاہ بے شک اللہ فسادیوں کو دوست نہیں رکھتا بولا یہ ف۱۹۸

اُوۡتِیۡتُهٗ عَلٰی عِلۡمٍ عِنۡدِیۡ ؕ اَوَ لَمۡ یَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ قَدۡ اَهۡلَكَ مِنۡ قَبۡلِهٖ

تو مجھے ایک علم سے ملا ہے جو میرے پاس ہے ف۱۹۹ اور کیا اسے یہ نہیں معلوم کہ اللہ نے اس سے پہلے وہ

مِنَ الۡقُرُوۡنِ مَنۡ هُوَ اَشَدُّ مِنۡهُ قُوَّةً وَّ اَكۡثَرُ جَمۡعًا ؕ وَ لَا یُسۡـَٔلُ عَنۡ

سنگتیں (قومیں) ہلاک فرمادیں جن کی قوتیں اس سے سخت تھیں اور جمع اس سے زیادہ ف۲۰۰ اور مجرموں سے

ذُنُوۡبِهِمُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۷۸﴾ فَخَرَجَ عَلٰی قَوۡمِهٖ فِیۡ زِیۡنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِیۡنَ

اُن کے گناہوں کی پوچھ نہیں ف۲۰۱ تو اپنی قوم پر نکلا اپنی آرائش میں ف۲۰۲ بولے وہ جو

یُرِیۡدُوۡنَ الۡحَیٰوةَ الدُّنۡیَا یٰلَیۡتَ لَنَا مِثۡلَ مَاۤ اُوۡتِیَ قَارُوۡنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوۡ

دنیا کی زندگی چاہتے ہیں کسی طرح ہم کو بھی ایسا ملتا جیسا قارون کو ملا بے شک اس کا

حَظٍّ عَظِیۡمٍ ﴿۷۹﴾ وَ قَالَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ وَیۡلَكُمۡ ثَوَابُ اللّٰهِ خَیۡرٌ لِّمَنۡ

بڑا نصیب ہے اور بولے وہ جنھیں علم دیا گیا ف۲۰۳ خرابی ہو تمہاری اللہ کا ثواب بہتر ہے اس کے لیے جو

اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ۚ وَ لَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوۡنَ ﴿۸۰﴾ فَخَسَفۡنَا بِهٖ وَ بِدَارِهِ

ایمان لائے اور اچھے کام کرے ف۲۰۴ اور یہ انھیں کو ملتا ہے جو صبر والے ہیں ف۲۰۵ تو ہم نے اُسے ف۲۰۶ اور اُس کے گھر کو

الۡاَرۡضَ ۟ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنۡ فِئَةٍ یَّنۡصُرُوۡنَهٗ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ۗ وَ مَا كَانَ

زمین میں دھنسادیا تو اس کے پاس کوئی جماعت نہ تھی کہ اللہ سے بچانے میں اس کی مدد کرتی ف۲۰۷ اور نہ وہ

ف۱۹۸ یعنی قارون نے کہا کہ یہ مال ف۱۹۹ اس علم سے مراد یا علمِ توریت ہے یا علمِ کیمیا جو اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حاصل کیا تھا اور اس کے ذریعہ سے رانگ کو چاندی اور تانبے کو سونا بنالیتا تھا یا علمِ تجارت یا علمِ زراعت یا اور پیشوں کا علم۔ سہل نے فرمایا: جس نے خود بینی کی، فلاح نہ پائی۔ ف۲۰۰ یعنی قوت و مال میں اس سے زیادہ تھے اور بڑی جماعتیں رکھتے تھے انہیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کردیا۔ پھر یہ کیوں قوت و مال کی کثرت پر غرور کرتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ایسے لوگوں کا انجام ہلاک ہے۔ ف۲۰۱ ان سے دریافت کرنے کی حاجت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کا حال جاننے والا ہے لہٰذا اِستعلام کے لیے سوال نہ ہوگا توبیخ وزجر (ڈانٹ ڈپٹ) کے لیے ہوگا۔ ف۲۰۲ بہت سے سوار جلَو میں (ہمراہ) لیے ہوئے زیوروں سے آراستہ، حریری (ریشمی) لباس پہنے آراستہ گھوڑوں پر سوار۔ ف۲۰۳ یعنی بنی اسرائیل کے علماء۔ ف۲۰۴ اس دولت سے جو دنیا میں قارون کو ملی۔ ف۲۰۵ یعنی عمل صالح صابرین ہی کا حصہ ہیں اور اس کا ثواب وہی پاتے ہیں۔ ف۲۰۶ یعنی قارون کو ف۲۰۷ قارون اور اس کے گھر کے دھنسانے کا واقعہ علمائے سیَر واخبار نے یہ ذکر کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل کو دریا کے پار لے جانے کے بعد مذبح کی ریاست حضرت ہارون علیہ السلام کو تفویض کی بنی اسرائیل اپنی قربانیاں حضرت ہارون علیہ السلام کے پاس لاتے اور وہ مذبح میں رکھتے آگ آسمان سے اتر کر ان کو کھالیتی قارون کو حضرت ہارون کے اس منصب پر رشک ہوا اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ رسالت تو آپ کی ہوئی اور قربانی کی سرداری حضرت ہارون کی میں کچھ بھی نہ رہا باوجود یکہ میں توریت کا بہترین قاری ہوں میں اس پر صبر نہیں کرسکتا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ منصب

مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿٨١﴾ وَ اَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ

بدلہ لے سکا۲۰۸ اور کل جس نے اس کے مرتبہ کی آرزو کی تھی صبح۲۰۹ کہنے لگے

وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَاۤ اَنْ

عجب بات ہے اللہ رزق وسیع کرتا ہے اپنے بندوں میں جس کے لیے چاہے اور تنگی فرماتا ہے۲۱۰ اگر

مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٢﴾ ع تِلْكَ الدَّارُ

اللہ ہم پر احسان نہ فرماتا تو ہمیں بھی دھنسا دیتا اے عجب کافروں کا بھلا نہیں یہ آخرت

ع ٨ / ١١

حضرت ہارون کو میں نے نہیں دیا اللہ نے دیا ہے قارون نے کہا خدا کی قسم میں آپ کی تصدیق نہ کروں گا جب تک آپ اس کا ثبوت مجھے دکھا نہ دیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رؤساء بنی اسرائیل کو جمع کر کے فرمایا: اپنی لاٹھیاں لے آؤ۔ انہیں سب کو اپنے قبہ میں جمع کیا رات بھر بنی اسرائیل ان لاٹھیوں کا پہرہ دیتے رہے صبح کو حضرت ہارون علیہ السلام کا عصا سرسبز و شاداب ہو گیا اس میں پتے نکل آئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے قارون تو نے یہ دیکھا قارون نے کہا یہ آپ کے جادو سے کچھ عجیب نہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کی مدارات کرتے تھے اور وہ آپ کو ہر وقت ایذا دیتا تھا اور اس کی سرکشی اور تکبر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ عداوت دم بدم ترقی پر تھی اس نے ایک مکان بنایا جس کا دروازہ سونے کا تھا اور اس کی دیواروں پر سونے کے تختے نصب کئے بنی اسرائیل صبح و شام اس کے پاس آتے کھانے کھاتے باتیں بناتے اسے ہنساتے جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو قارون موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو اس نے آپ سے طے کیا کہ درہم و دینار و مویشی وغیرہ میں سے ہزارواں حصہ زکوٰۃ دے گا لیکن گھر جا کر حساب کیا تو اس کے مال میں سے اتنا بھی بہت کثیر ہوتا تھا اس کے نفس نے اتنی بھی ہمت نہ کی اور اس نے بنی اسرائیل کو جمع کر کے کہا کہ تم نے موسیٰ علیہ السلام کی ہر بات میں اطاعت کی اب وہ تمہارے مال لینا چاہتے ہیں کیا کہتے ہو انہوں نے کہا آپ ہمارے بڑے ہیں جو آپ چاہیں حکم دیجئے کہنے لگا کہ فلانی بدچلن عورت کے پاس جاؤ اور اس سے ایک معاوضہ مقرر کرو کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تہمت لگائے ایسا ہوا تو بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چھوڑ دیں گے۔ چنانچہ قارون نے اس عورت کو ہزار اشرفی اور ہزار روپیہ اور بہت سے مواعید کر کے یہ تہمت لگانے پر طے کیا اور دوسرے روز بنی اسرائیل کو جمع کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ بنی اسرائیل آپ کا انتظار کر رہے ہیں کہ آپ انہیں وعظ و نصیحت فرمائیں حضرت تشریف لائے اور بنی اسرائیل میں کھڑے ہو کر آپ نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل جو چوری کرے گا اس کے ہاتھ کاٹے جائیں گے جو بہتان لگائے گا اس کے اَسّی کوڑے لگائے جائیں گے اور جو زنا کرے گا اس کے اگر بی بی نہیں ہے تو سو کوڑے مارے جائیں گے اور اگر بی بی ہے تو اس کو سنگسار کیا جائے گا یہاں تک کہ مر جائے۔ قارون کہنے لگا کہ یہ حکم سب کے لئے ہے خواہ آپ ہی ہوں؟ فرمایا: خواہ میں ہی کیوں نہ ہوں۔ کہنے لگا کہ بنی اسرائیل کا خیال ہے کہ آپ نے فلاں بدکار عورت کے ساتھ بدکاری کی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اسے بلاؤ وہ آئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس کی قسم جس نے بنی اسرائیل کے لیے دریا پھاڑا اور اس میں رستے بنائے اور توریت نازل کی سچ کہہ دے وہ عورت ڈر گئی اور اللہ کے رسول پر بہتان لگا کر انہیں ایذا دینے کی جرأت اسے نہ ہوئی اور اس نے اپنے دل میں کہا کہ اس سے توبہ کرنا بہتر ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ جو کچھ قارون کہلانا چاہتا ہے اللہ عزوجل کی قسم یہ جھوٹ ہے اور اس نے آپ پر تہمت لگانے کے عوض میں میرے لیے بہت مال کثیر مقرر کیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے رب کے حضور روتے ہوئے سجدہ میں گرے اور یہ عرض کرنے لگے یارب اگر میں تیرا رسول ہوں تو میری وجہ سے قارون پر غضب فرما اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی فرمائی کہ میں نے زمین کو آپ کی فرمانبرداری کرنے کا حکم دیا ہے آپ اس کو جو چاہیں حکم دیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا: اے بنی اسرائیل اللہ تعالیٰ نے مجھے قارون کی طرف بھیجا ہے جیسا فرعون کی طرف بھیجا تھا جو قارون کا ساتھی ہو اس کے ساتھ اس کی جگہ ٹھہرا رہے جو میرا ساتھی ہو جدا ہو جائے سب لوگ قارون سے جدا ہو گئے سوائے دو شخصوں کے کوئی اس کے ساتھ نہ رہا پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے زمین کو حکم دیا کہ انہیں پکڑ لے تو وہ گھٹنوں تک دھنس گئے پھر آپ نے یہی فرمایا تو کمر تک دھنس گئے آپ یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ وہ لوگ گردنوں تک دھنس گئے اب وہ بہت منت، لجاجت کرتے تھے اور قارون آپ کو اللہ کی قسمیں اور رشتہ و قرابت کے واسطے دیتا تھا مگر آپ نے التفات نہ فرمایا یہاں تک کہ وہ بالکل دھنس گئے اور زمین برابر ہو گئی۔ قتادہ نے کہا کہ وہ قیامت تک دھنستے ہی چلے جائیں گے۔ بنی اسرائیل نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قارون کے مکان اور اس کے خزائن و اموال کی وجہ سے اس کے لیے بددعا کی یہ سن کر آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اس کا مکان اور اس کے خزانے و اموال سب زمین میں دھنس گئے۔ ۲۰۸ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے۔ ۲۰۹ اپنی اس آرزو پر نادم ہو کر ۲۱۰ جس کے لیے چاہے۔

الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَ لَا فَسَادًا ؕ وَ

کا گھر ۲۱۱ ہم اُن کے لیے کرتے ہیں جو زمین میں تکبر نہیں چاہتے اور نہ فساد اور

الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۸۳﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَیْرٌ مِّنْهَا ۚ وَ مَنْ جَآءَ

عاقبت پرہیزگاروں ہی کی ہے ۲۱۲ جو نیکی لائے اس کے لیے اس سے بہتر ہے ۲۱۳ اور جو

بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزَى الَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾

بدی لائے تو بد کام والوں کو بدلہ نہ ملے گا مگر جتنا کیا تھا

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّیْۤ اَعْلَمُ

بے شک جس نے تم پر قرآن فرض کیا ۲۱۴ وہ تمہیں پھیر لے جائے گا جہاں پھرنا چاہتے ہو ۲۱۵ تم فرماؤ میرا رب خوب جانتا ہے

مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَ مَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۸۵﴾ وَ مَا كُنْتَ تَرْجُوْۤا اَنْ

اُسے جو ہدایت لایا اور جو کھلی گمراہی میں ہے ۲۱۶ اور تم امید نہ رکھتے تھے کہ

یُّلْقٰۤى اِلَیْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِیْرًا

کتاب تم پر بھیجی جائے گی ۲۱۷ ہاں تمہارے رب نے رحمت فرمائی تو تم ہرگز کافروں کی

لِّلْكٰفِرِیْنَ ﴿۸۶﴾ وَ لَا یَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَیْكَ وَ ادْعُ

پشتی (مدد) نہ کرنا ۲۱۸ اور ہرگز وہ تمہیں اللہ کی آیتوں سے نہ روکیں بعد اس کے کہ وہ تمہاری طرف اُتاری گئیں ۲۱۹ اور اپنے رب

اِلٰى رَبِّكَ وَ لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۸۷﴾ ۚ وَ لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَاۤ

کی طرف بلاؤ ۲۲۰ اور ہرگز شرک والوں میں نہ ہونا ۲۲۱ اور اللہ کے ساتھ دوسرے خدا کو نہ پوج اس کے

وقف لازم

۲۱۱ یعنی جنت ۲۱۲ محمود۔ ۲۱۳ دس گنا ثواب۔ ۲۱۴ یعنی اس کی تلاوت وتبلیغ اور اس کے احکام پر عمل لازم کیا ۲۱۵ یعنی مکہ مکرمہ میں مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں بڑے شان وشکوہ اور عزت و وقار اور غلبہ واقتدار کے ساتھ داخل کرے گا وہاں کے رہنے والے سب آپ کے زیر فرمان ہوں گے، شرک اور اس کے حامی ذلیل ورسوا ہوں گے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت کریمہ **جحفہ** میں نازل ہوئی جب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ کی طرف ہجرت کرتے ہوئے وہاں پہنچے اور آپ کو اپنی اور اپنے آباء کی جائے ولادت مکہ مکرمہ کا شوق ہوا تو جبریل امین آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ کیا حضور کو اپنے شہر مکہ مکرمہ کا شوق ہے، فرمایا: ہاں انہوں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور یہ آیت کریمہ پڑھی معاد کی تفسیر موت وقیامت وجنت سے بھی کی گئی ہے۔ ۲۱۶ یعنی میرا رب جانتا ہے کہ میں ہدایت لایا اور میرے لیے اس کا اجر وثواب ہے اور مشرکین گمراہی میں ہیں اور سخت عذاب کے مستحق۔ **شانِ نزول:** یہ آیت کفار مکہ کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کہا تھا "اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ" یعنی آپ ضرور کھلی گمراہی میں ہیں۔ (معاذ اللہ)۔ ۲۱۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ خطاب ظاہر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے اور مراد اس سے مومنین ہیں۔ ۲۱۸ ان کے مُعین ومددگار نہ ہونا۔ ۲۱۹ یعنی کفار کی گمراہ کُن باتوں کی طرف التفات نہ کرنا اور انہیں ٹھکرا دینا۔ ۲۲۰ خَلق کو اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی عبادت کی دعوت دو۔ ۲۲۱ ان کی اعانت وموافقت نہ کرنا۔

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۟ قف كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۸﴾ ع

سوا کوئی خدا نہیں ہر چیز فانی ہے سوا اُس کی ذات کے اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف پھر جاؤ گے ف٢٢٢

ایاتها ٦٩ ۲۹ سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ ٨٥ رکوعاتها ٧

سورۂ عنکبوت مکیہ ہے، اس میں انہتر آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف١

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ﴿۲﴾

کیالوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ کہیں ہم ایمان لائے اور اُن کی آزمائش نہ ہوگی ف٢

وَ لَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَ

اور بے شک ہم نے اُن سے اگلوں کو جانچا ف٣ تو ضرور اللہ سچوں کو دیکھے گا اور

لَیَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۳﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ اَنْ

ضرور جھوٹوں کو دیکھے گا ف٤ یا یہ سمجھے ہوئے ہیں وہ جو برے کام کرتے ہیں ف٥ کہ

یَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ﴿۴﴾ مَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ

ہم سے کہیں نکل جائیں گے ف٦ کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں جسے اللہ سے ملنے کی امید ہو ف٧ تو بے شک اللہ کی

ف٢٢٢ آخرت میں اور وہی اعمال کی جزا دے گا۔ ف١ سورۂ عنکبوت مکیہ ہے اس میں سات رکوع انہتر آیتیں نو سو اسی کلمے چار ہزار ایک سو پینسٹھ حرف ہیں۔ ف٢ شدائد، تکالیف اور انواع، مصائب اور ذوقِ طاعات وترک شہوات و بذل جان و مال سے ان کی حقیقت ایمان خوب ظاہر ہو جائے اور مومن مخلص اور منافق میں امتیاز ظاہر ہو جائے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت ان حضرات کے حق میں نازل ہوئی جو مکہ مکرمہ میں تھے اور انہوں نے اسلام کا اقرار کیا تو اصحاب رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے انہیں لکھا کہ محض اقرار کافی نہیں جب تک کہ ہجرت نہ کرو۔ ان صاحبوں نے ہجرت کی اور بقصد مدینہ روانہ ہوئے مشرکین ان کے درپے ہوئے اور ان سے قتال کیا۔ بعض حضرات ان میں سے شہید ہو گئے بعض بچ آئے ان کے حق میں یہ دو آیتیں نازل ہوئیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ مراد ان لوگوں سے سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ اور ولید بن ولید اور عمار بن یاسر وغیرہ ہیں جو مکہ مکرمہ میں ایمان لائے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حضرت عمار کے حق میں نازل ہوئی جو خدا پرستی کی وجہ سے ستائے جاتے تھے اور کفار انہیں سخت ایذائیں پہنچاتے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیتیں حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے غلام حضرت مہجع بن عبد اللہ کے حق میں نازل ہوئی جو بدر میں سب سے پہلے شہید ہونے والے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کی نسبت فرمایا کہ مہجع سید الشہداء ہیں اور اس امت میں باب جنت کی طرف پہلے وہ پکارے جائیں گے ان کے والدین اور انکی بی بی کو ان کا بہت صدمہ ہوا تو اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل کی پھر ان کی تسلی فرمائی۔ ف٣ طرح طرح کی آزمائشوں میں ڈالا، بعض ان میں سے وہ ہیں جو آرے سے چیر ڈالے گئے۔ بعض لوہے کی کنگھیوں سے پرزے پرزے کئے گئے اور مقام صدق و وفا میں ثابت و قائم رہے۔ ف٤ ہر ایک کا حال ظاہر فرما دے گا۔ ف٥ شرک و معاصی میں مبتلا ہیں ف٦ اور ہم ان سے انتقام نہ لیں گے۔ ف٧ بعث و حساب سے ڈرے یا ثواب کی امید رکھے۔

اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۵﴾ وَ مَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا یُجَاهِدُ

میعاد ضرور آنے والی ہے وف۸ اور وہی سُنتا جانتا ہے وف۹ اور جو اللّٰہ کی راہ میں کوشش کرے وف۱۰ تو اپنے ہی

لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶﴾ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

بھلے کو کوشش کرتا ہے وف۱۱ بے شک اللّٰہ بے پرواہ ہے سارے جہان سے وف۱۲ اور جو ایمان لائے اور اچھے

الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَ لَنَجْزِیَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِیْ كَانُوْا

کام کیے ہم ضرور اُن کی برائیاں اُتار دیں گے وف۱۳ اور ضرور انھیں اس کام پر بدلہ دیں گے جو ان کے سب

یَعْمَلُوْنَ ﴿۷﴾ وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ حُسْنًا ؕ وَ اِنْ جَاهَدٰكَ

کاموں میں اچھا تھا وف۱۴ اور ہم نے آدمی کو تاکید کی اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کی وف۱۵ اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں

لِتُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ

کہ تو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہا نہ مان وف۱۶ میری ہی طرف تمہارا پھرنا ہے تو میں بتادوں گا تمہیں

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸﴾ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ

جو تم کرتے تھے وف۱۷ اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ضرور ہم اُنھیں نیکوں

فِی الصّٰلِحِیْنَ ﴿۹﴾ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَاۤ اُوْذِیَ فِی

میں شامل کریں گے وف۱۸ اور بعض آدمی کہتے ہیں ہم اللّٰہ پر ایمان لائے پھر جب اللّٰہ کی راہ میں اُنھیں کوئی تکلیف دی

وف۸ اس نے ثواب وعذاب کا جو وعدہ فرمایا ہے ضرور پورا ہونے والا ہے چاہئے کہ اس کے لیے تیار رہے اور عمل صالح میں جلدی کرے۔ وف۹ بندوں کے اقوال وافعال کو۔ وف۱۰ خواہ اعداءِ دین سے محاربہ (جنگ) کرکے یا نفس وشیطان کی مخالفت کرکے اور طاعت الٰہی پر صابر وقائم رہ کر وف۱۱ اس کا نفع وثواب پائے گا۔ وف۱۲ انس وجن وملائکہ اور ان کے اعمال وعبادات سے اس کا امر ونہی فرمانا بندوں پر رحمت وکرم کے لیے ہے۔ وف۱۳ نیکیوں کے سبب۔ وف۱۴ یعنی عمل نیک پر۔ وف۱۵ احسان اور نیک سلوک کی۔ **شانِ نزول:** یہ آیت اور سورۂ لقمان اور سورۂ احقاف کی آیتیں سعد بن ابی وقاص رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے حق میں وبقول ابن اسحٰق سعد بن مالک زہری کے حق میں نازل ہوئیں ان کی ماں حمنہ بنت ابی سفیان بن امیہ بن عبد شمس تھی حضرت سعد سابقین اولین میں سے تھے اور اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرتے تھے جب آپ اسلام لائے تو آپ کی والدہ نے کہا کہ تو نے یہ کیا نیا کام کیا خدا کی قسم اگر تو اس سے باز نہ آیا تو نہ میں کھاؤں نہ پیوں یہاں تک کہ مرجاؤں اور تیری ہمیشہ کے لیے بدنامی ہو اور تجھے ماں کا قاتل کہا جائے پھر اس بڑھیا نے فاقہ کیا اور ایک شبانہ روز نہ کھایا نہ پیا نہ سایہ میں بیٹھی اس سے ضعیف ہوگئی پھر ایک رات دن اور اسی طرح رہی تب حضرت سعد اس کے پاس آئے اور آپ نے اس سے فرمایا کہ اے ماں! اگر تیری سو ۱۰۰ جانیں ہوں اور ایک ایک کرکے سب ہی نکل جائیں تو بھی میں اپنا دین چھوڑنے والا نہیں تو چاہے کھا چاہے مت کھا جب وہ حضرت سعد کی طرف سے مایوس ہوگئی کہ یہ اپنا دین چھوڑنے والے نہیں تو کھانے پینے لگی اس پر اللّٰہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی اور حکم دیا کہ والدین کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے اور اگر وہ کفر وشرک کا حکم دیں تو نہ مانا جائے۔ وف۱۶ کیونکہ جس چیز کا علم نہ ہو اس کو کسی کے کہے سے مان لینا تقلید ہے معنی یہ ہوئے کہ واقع میں میرا کوئی شریک نہیں تو علم وتحقیق سے تو کوئی بھی کسی کو میرا شریک مان ہی نہیں سکتا محال ہے رہا تقلیداً بغیر علم کے میرے لیے شریک مان لینا یہ نہایت قبیح ہے اس میں والدین کی ہرگز اطاعت نہ کر۔ **مسئلہ:** ایسی اطاعت کسی مخلوق کی جائز نہیں جس میں خدا کی نافرمانی ہو۔ وف۱۷ تمہارے کردار کی جزا دے کر وف۱۸ کہ ان کے ساتھ حشر فرمائیں گے اور صالحین سے مراد انبیاء واولیاء ہیں۔

اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ

جاتی ہے وا۱۹ تو لوگوں کے فتنہ کو اللہ کے عذاب کے برابر سمجھتے ہیں ف۲۰ اور اگر تمہارے رب کے پاس سے مدد آئے و۲۱

لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ

تو ضرور کہیں گے ہم تو تمہارے ہی ساتھ تھے و۲۲ کیا اللہ خوب نہیں جانتا جو کچھ جہاں بھر کے

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ﴿۱۱﴾

دلوں میں ہے و۲۳ اور ضرور اللہ ظاہر کردے گا ایمان والوں کو و۲۴ اور ضرور ظاہر کردے گا منافقوں کو و۲۵

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ؕ

اور کافر مسلمانوں سے بولے ہماری راہ پر چلو اور ہم تمہارے گناہ اٹھالیں گے و۲۶

وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ

حالانکہ وہ اُن کے گناہوں میں سے کچھ نہ اٹھائیں گے بے شک وہ جھوٹے ہیں اور

لَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ؗ وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا

بیشک ضرور اپنے و۲۷ بوجھ اُٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ اَور بوجھ و۲۸ اور ضرور قیامت کے دن پوچھے جائیں گے جو

كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳﴾ؑ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ

ع ۱۳ ۱۳

کچھ بہتان اٹھاتے تھے و۲۹ اور بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان میں

اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾

پچاس سال کم ہزار برس رہا ف۳۰ تو اُنھیں طوفان نے آلیا اور وہ ظالم تھے و۳۱

و۱۹ یعنی دین کے سبب سے کوئی تکلیف پہنچتی ہے جیسے کہ کفار کا ایذا پہنچانا ف۲۰ اور جیسا اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہئے تھا ایسا خلق کی ایذا سے ڈرتے ہیں حتیٰ کہ ایمان ترک کردیتے ہیں اور کفر اختیار کر لیتے ہیں یہ حال منافقین کا ہے۔ و۲۱ مثلاً مسلمانوں کی فتح ہو یا انہیں دولت ملے۔ و۲۲ ایمان و اسلام میں اور تمہاری طرح دین پر ثابت تھے تو ہمیں اس میں شریک کرو۔ و۲۳ کفر یا ایمان۔ و۲۴ جو صدق و اخلاص کے ساتھ ایمان لائے اور بلا و مصیبت میں اپنے ایمان و اسلام پر ثابت وقائم رہے۔ و۲۵ اور دونوں فریقوں کو جزا دے گا۔ و۲۶ کفار مکہ نے مؤمنین قریش سے کہا تھا کہ تم ہمارا اور ہمارے باپ دادا کا دین اختیار کرو تمہیں اللہ کی طرف سے جو مصیبت پہنچے گی اس کے ہم کفیل ہیں اور تمہارے گناہ ہماری گردن پر یعنی اگر ہمارے طریقہ پر رہنے سے اللہ تعالیٰ نے تم کو پکڑا اور عذاب کیا تو تمہارا عذاب ہم اپنے اوپر لے لیں گے اللہ تعالیٰ نے ان کی تکذیب فرمائی۔ و۲۷ کفر و معاصی کے و۲۸ ان کے گناہوں کے جنہیں انہوں نے گمراہ کیا اور راہ حق سے روکا۔ حدیث شریف میں ہے: جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ نکالا اس پر اس طریقہ نکالنے کا گناہ بھی ہے اور قیامت تک جو لوگ اس پر عمل کریں ان کے گناہ بھی بغیر اس کے کہ ان پر سے ان کے بارِ گناہ میں کچھ بھی کمی ہو۔ (مسلم شریف) و۲۹ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال و افتراء (بہتان) سب کا جاننے والا ہے لیکن یہ سوال توبیخ کے لیے ہے۔ ف۳۰ اس تمام مدت میں قوم کو توحید و ایمان کی دعوت جاری رکھی اور ان کی ایذاؤں پر صبر کیا اس پر بھی وہ قوم باز نہ آئی اور تکذیب کرتی رہی۔ و۳۱ طوفان میں غرق ہوگئے اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ سے پہلے انبیاء کے ساتھ ان کی قوموں نے بہت سختیاں کی

فَاَنْجَیْنٰهُ وَ اَصْحٰبَ السَّفِیْنَةِ وَ جَعَلْنٰهَاۤ اٰیَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۵﴾ وَ اِبْرٰهِیْمَ

تو ہم نے اُسے وٰ۳۲ اور کشتی والوں کو وٰ۳۳ بچالیا اور اس کشتی کو سارے جہاں کے لیے نشانی کیا وٰ۳۴ اور ابراہیم کو وٰ۳۵

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اللہ کو پوجو اور اس سے ڈرو اس میں تمہارا بھلا ہے اگر تم

تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّ تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ

جانتے تم تو اللہ کے سوا بُتوں کو پوجتے ہو اور نرا جھوٹ گڑھتے ہو وٰ۳۶

اِنَّ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا

بےشک وہ جنھیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو تمہاری روزی کے کچھ مالک نہیں تو اللہ

عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَ اعْبُدُوْهُ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ اِنْ

کے پاس رزق ڈھونڈو وٰ۳۷ اور اس کی بندگی کرو اور اس کا احسان مانو تمہیں اسی کی طرف پھرنا ہے وٰ۳۸ اور اگر

تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ وَ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ

تم جھٹلاؤ وٰ۳۹ تو تم سے پہلے کتنے ہی گروہ جھٹلا چکے ہیں وٰ۴۰ اور رسول کے ذمہ نہیں مگر صاف

الْمُبِیْنُ ﴿۱۸﴾ اَوَ لَمْ یَرَوْا كَیْفَ یُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ ؕ اِنَّ

پہونچا دینا اور کیا اُنھوں نے نہ دیکھا اللہ کیونکر خلق کی ابتدا فرماتا ہے وٰ۴۱ پھر اُسے دوبارہ بنائے گا وٰ۴۲ بےشک

ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ ﴿۱۹﴾ قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ بَدَاَ

یہ اللہ کو آسان ہے وٰ۴۳ تم فرماؤ زمین میں سفر کرکے دیکھو وٰ۴۴ اللہ کیونکر پہلے

الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ یُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

بناتا ہے وٰ۴۵ پھر اللہ دوسری اُٹھان اُٹھاتا ہے وٰ۴۶ بےشک اللہ سب کچھ

ہیں حضرت نوح علیہ السلام پچاس کم ہزار (۹۵۰) برس دعوت فرماتے رہے اور اس طویل مدت میں ان کی قوم کے بہت قلیل لوگ ایمان لائے تو آپ کچھ غم نہ کریں کیونکہ بفضلہٖ تعالیٰ آپ کی قلیل مدت کی دعوت سے خلقِ کثیر مشرف بہ ایمان ہوچکی ہے۔ وٰ۳۲ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کو وٰ۳۳ جو آپ کے ساتھ تھے ان کی تعداد اٹھتر تھی نصف مرد نصف عورتیں ان میں حضرت نوح علیہ السلام کے فرزند سام وحام و یافث اور ان کی بی بیاں بھی شامل ہیں وٰ۳۴ کہا گیا ہے کہ وہ کشتی ''جودی'' پہاڑ پر مدت دراز تک باقی رہی۔ وٰ۳۵ یاد کرو! وٰ۳۶ کہ بتوں کو خدا کا شریک کہتے ہو۔ وٰ۳۷ وہی رازق ہے۔ وٰ۳۸ آخرت میں۔ وٰ۳۹ اور مجھے نہ مانو تو اس سے میرا کوئی ضرر نہیں میں نے راہ دکھادی معجزات پیش کردیئے میرا فرض ادا ہوگیا اس پر بھی اگر تم نہ مانو وٰ۴۰ اپنے انبیاء کو جیسے کہ قوم نوح و عاد و ثمود وغیرہ ان کے جھٹلانے کا انجام یہی ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کیا۔ وٰ۴۱ کہ پہلے انہیں نطفہ بناتا ہے پھر خون بستہ کی صورت دیتا ہے۔ پھر گوشت پارہ بناتا ہے اس طرح تدریجاً ان کی خلقت کو مکمل کرتا ہے۔ وٰ۴۲ آخرت میں بعث کے وقت۔ وٰ۴۳ یعنی پہلی بار پیدا کرنا اور مرنے کے بعد پھر دوبارہ بنانا۔ وٰ۴۴ گزشتہ قوموں کے دیار و آثار کو کہ وٰ۴۵ مخلوق کو

قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ اِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿۲۱﴾

کر سکتا ہے عذاب دیتا ہے جسے چاہے ؎۴۷ اور رحم فرماتا ہے جس پر چاہے ؎۴۸ اور تمہیں اسی کی طرف پھرنا ہے

وَ مَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَ لَا فِي السَّمَآءِ ۫ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ

اور نہ تم زمین میں ؎۴۹ قابو سے نکل سکو اور نہ آسمان میں ؎۵۰ اور تمہارے لیے اللہ کے سوا

اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا نَصِيْرٍ ﴿۲۲﴾ ع وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ لِقَآىِٕهٖۤ

نہ کوئی کام بنانے والا اور نہ مددگار اور وہ جنھوں نے میری آیتوں اور میرے ملنے کو نہ مانا ؎۵۱

اُولٰٓىِٕكَ يَىِٕسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۳﴾ فَمَا كَانَ

وہ ہیں جنھیں میری رحمت کی آس نہیں اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے ؎۵۲ تو اس کی

جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ

قوم کو کچھ جواب بن نہ آیا مگر یہ بولے اُنھیں قتل کردو یا جلادو ؎۵۳ تو اللہ نے اُسے ؎۵۴ آگ سے بچالیا ؎۵۵

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ قَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ

بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیے ؎۵۶ اور ابراہیم نے ؎۵۷ فرمایا تم نے تو اللہ کے سوا

اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ

یہ بُت بنالیے ہیں جن سے تمہاری دوستی یہی دنیا کی زندگی تک ہے ؎۵۸ پھر قیامت کے دن تم میں

بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّ يَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۫ وَّ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَ مَا لَكُمْ

ایک دوسرے کے ساتھ کفر کرے گا اور ایک دوسرے پر لعنت ڈالے گا ؎۵۹ اور تم سب کا ٹھکانا جہنم ہے ؎۶۰ اور تمہارا

پھر اسے موت دیتا ہے ؎۴۶ یعنی جب یہ یقین سے جان لیا کہ پہلی مرتبہ اللہ ہی نے پیدا کیا تو معلوم ہوگیا کہ اس خالق کا مخلوق کو موت دینے کے بعد دوبارہ پیدا کرنا کچھ بھی متعذر (مشکل) نہیں۔ ؎۴۷ اپنے عدل سے ؎۴۸ اپنے فضل سے ؎۴۹ اپنے رب کے ؎۵۰ اس سے بچنے اور بھاگنے کی کہیں مجال نہیں یا یہ معنی ہیں کہ نہ زمین والے اس کے حکم و قضا سے کہیں بھاگ سکتے ہیں نہ آسمان والے۔ ؎۵۱ یعنی قرآن شریف اور بعث پر ایمان نہ لائے۔ ؎۵۲ اس پند و موعظت کے بعد پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ کا ذکر فرمایا جاتا ہے کہ جب آپ نے اپنی قوم کو ایمان کی دعوت دی اور دلائل قائم کئے اور نصیحتیں فرمائیں۔ ؎۵۳ یہ انہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا یا سرداروں نے اپنے متبعین سے بہر حال کچھ کہنے والے تھے کچھ اس پر راضی ہونے والے تھے سب متفق، اس لیے وہ سب قائلین کے حکم میں ہیں۔ ؎۵۴ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب کہ ان کی قوم نے آگ میں ڈالا۔ ؎۵۵ اس آگ کو ٹھنڈا کر کے اور حضرت ابراہیم کے لیے سلامتی بنا کر۔ ؎۵۶ عجیب عجیب نشانیاں آگ کا اس کثرت کے باوجود اثر نہ کرنا اور سرد ہو جانا اور اس کی جگہ گلشن پیدا ہو جانا اور یہ سب پل بھر سے بھی کم میں ہونا۔ ؎۵۷ اپنی قوم سے ؎۵۸ پھر منقطع ہو جائے گی اور آخرت میں کچھ کام نہ آئے گی۔ ؎۵۹ بت اپنے پجاریوں سے بیزار ہوں گے اور سردار اپنے ماننے والوں سے اور ماننے والے سرداروں پر لعنت کریں گے۔ ؎۶۰ بتوں کا بھی اور پجاریوں کا بھی ان میں کے سرداروں کا بھی اور ان کے فرمانبرداروں کا بھی۔

مِّنۡ نّٰصِرِیۡنَ ﴿۲۵﴾ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوۡطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّیۡ مُهَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیۡ ؕ اِنَّهٗ

کوئی مددگار نہیں ف۶۱ تو لوط اس پر ایمان لایا ف۶۲ اور ابراہیم نے کہا میں ف۶۳ اپنے رب کی طرف ہجرت کرتا ہوں ف۶۴ بےشک

هُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۲۶﴾ وَوَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ وَیَعۡقُوۡبَ وَجَعَلۡنَا فِیۡ

وہی عزت و حکمت والا ہے اور ہم نے اُسے ف۶۵ اسحٰق اور یعقوب عطا فرمائے اور ہم نے اس کی

ذُرِّیَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالۡکِتٰبَ وَاٰتَیۡنٰهُ اَجۡرَهٗ فِی الدُّنۡیَا ۚ وَاِنَّهٗ فِی الۡاٰخِرَةِ

اولاد میں نبوت ف۶۶ اور کتاب رکھی ف۶۷ اور ہم نے دنیا میں اس کا ثواب اُسے عطا فرمایا ف۶۸ اور بےشک آخرت میں وہ

لَمِنَ الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۲۷﴾ وَلُوۡطًا اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهٖۤ اِنَّکُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ الۡفَاحِشَةَ ۫

ہمارے قربِ خاص کے سزاواروں میں ہے ف۶۹ اور لوط کو نجات دی جب اُس نے اپنی قوم سے فرمایا تم بےشک بےحیائی کا کام کرتے ہو

مَا سَبَقَکُمۡ بِهَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنَ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۲۸﴾ اَئِنَّکُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ الرِّجَالَ وَ

کہ تم سے پہلے دنیا بھر میں کسی نے نہ کیا ف۷۰ کیا تم مردوں سے بدفعلی کرتے ہو اور

تَقۡطَعُوۡنَ السَّبِیۡلَ ۙ۬ وَتَاۡتُوۡنَ فِیۡ نَادِیۡکُمُ الۡمُنۡکَرَ ؕ فَمَا کَانَ جَوَابَ

راہ مارتے ہو ف۷۱ اور اپنی مجلس میں بری بات کرتے ہو ف۷۲ تو اس کی قوم کا کچھ

قَوۡمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوا ائۡتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنۡ کُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِیۡنَ ﴿۲۹﴾

جواب نہ ہوا مگر یہ کہ بولے ہم پر اللہ کا عذاب لاؤ اگر تم سچے ہو ف۷۳

ف۶۱ جو تمہیں عذاب سے بچائے اور جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیمات آگ سے سلامت نکلے اور اس نے آپ کو کوئی ضرر نہ پہنچایا ف۶۲ یعنی حضرت لوط علیہ السلام نے یہ معجزہ دیکھ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رسالت کی تصدیق کی آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سب سے پہلے تصدیق کرنے والے ہیں ایمان سے تصدیق رسالت ہی مراد ہے کیونکہ اصل توحید کا اعتقاد تو ان کو ہمیشہ سے حاصل ہے اس لیے کہ انبیاء ہمیشہ ہی مومن ہوتے ہیں اور کفران سے کسی حال میں متصور نہیں۔ ف۶۳ اپنی قوم کو چھوڑ کر ف۶۴ جہاں اس کا حکم ہو۔ چنانچہ، آپ نے سوادِ عراق سے سرزمینِ شام کی طرف ہجرت فرمائی اس ہجرت میں آپ کے ساتھ آپ کی بی بی سارہ اور حضرت لوط علیہ السلام تھے۔ ف۶۵ بعد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے۔ ف۶۶ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جتنے انبیاء ہوئے سب آپ کی نسل سے ہوئے۔ ف۶۷ کتاب سے توریت، انجیل، زبور، قرآن شریف مراد ہیں۔ ف۶۸ کہ پاک ذریت عطا فرمائی پیغمبری ان کی نسل میں رکھی، کتابیں ان پیغمبروں کو عطا کیں جو ان کی اولاد میں ہیں اور ان کو خلق میں محبوب و مقبول کیا کہ تمام اہل ملل و ادیان ان سے محبت رکھتے ہیں اور ان کی طرف نسبت فخر جانتے ہیں اور ان کے لیے اختتام دنیا تک درود مقرر کر دیا یہ تو وہ ہے جو دنیا میں عطا فرمایا ف۶۹ جن کے لیے بڑے بلند درجے ہیں۔ ف۷۰ اس بےحیائی کی تفسیر اس سے اگلی آیت میں بیان ہوتی ہے۔ ف۷۱ راہ گیروں کو قتل کر کے ان کے مال لوٹ کر اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ لوگ مسافروں کے ساتھ بدفعلی کرتے تھے حتیٰ کہ لوگوں نے اس طرف گزرنا موقوف کر دیا تھا۔ ف۷۲ جو عقلاً و عرفاً قبیح و ممنوع ہے جیسے گالی دینا فحش بکنا، تالی اور سیٹی بجانا ایک دوسرے کے کنکریاں مارنا، رستہ چلنے والوں پر کنکری وغیرہ پھینکنا، شراب پینا، تمسخر اور گندی باتیں کرنا ایک دوسرے پر تھوکنا وغیرہ ذلیل افعال و حرکات جن کی قوم لوط عادی تھی حضرت لوط علیہ السلام نے اس پر انہیں ملامت کی ف۷۳ اس بات میں کہ یہ افعال قبیح ہیں اور ایسا کرنے والے پر عذاب نازل ہوگا۔ یہ انہوں نے براہِ استہزاء (بطورِ مذاق) کہا جب حضرت لوط علیہ السلام کو اس قوم کے راہ راست پر آنے کی کچھ امید نہ رہی تو آپ نے بارگاہ الٰہی میں۔

وقف لازم

ع ۳/۸ ۱۵

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۳۰﴾ ع وَ لَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ

عرض کی اے میرے رب میری مدد کر ف۷۴ ان فسادی لوگوں پر ف۷۵ اور جب ہمارے فرشتے

اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰی ۙ قَالُوْۤا اِنَّا مُهْلِكُوْۤا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا

ابراہیم کے پاس مژدہ لے کر آئے ف۷۶ بولے ہم ضرور اس شہر والوں کو ہلاک کریں گے ف۷۷ بے شک اس کے بسنے والے

كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ اِنَّ فِیْهَا لُوْطًا ؕ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِیْهَا ٚ

ستم گار ہیں کہا ف۷۸ اس میں تو لوط ہے ف۷۹ فرشتے بولے ہمیں خوب معلوم ہے جو کچھ اس میں ہے

لَنُنَجِّیَنَّهٗ وَ اَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ٘ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ﴿۳۲﴾ وَ لَمَّاۤ اَنْ

ضرور ہم اُسے ف۸۰ اور اس کے گھر والوں کو نجات دیں گے مگر اس کی عورت کو وہ رہ جانے والوں میں ہے ف۸۱ اور جب ہمارے

جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَ ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّ قَالُوْا لَا تَخَفْ

فرشتے لوط کے پاس ف۸۲ آئے ان کا آنا اُسے ناگوار ہوا اور اُن کے سبب دل تنگ ہوا ف۸۳ اور انھوں نے کہا نہ ڈریئے ف۸۴

وَ لَا تَحْزَنْ ۫ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَ اَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ﴿۳۳﴾

اور نہ غم کیجئے ف۸۵ بے شک ہم آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو نجات دیں گے مگر آپ کی عورت وہ رہ جانے والوں میں ہے

اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰۤی اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا

بے شک ہم اس شہر والوں پر آسمان سے عذاب اُتارنے والے ہیں بدلہ ان کی

یَفْسُقُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ لَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَاۤ اٰیَةًۢ بَیِّنَةً لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ اِلٰی

نافرمانیوں کا اور بے شک ہم نے اس سے روشن نشانی باقی رکھی عقل والوں کے لیے ف۸۶ مدین

مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا ۙ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ ارْجُوا الْیَوْمَ

کی طرف اُن کے ہم قوم شعیب کو بھیجا تو اس نے فرمایا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اور پچھلے دن کی

ف۷۴ نزولِ عذاب کے بارے میں میری بات پوری کر کے ف۷۵ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی۔ ف۷۶ ان کے بیٹے اور پوتے حضرت اسحٰق و حضرت یعقوب علیہما السلام کا۔ ف۷۷ اس شہر کا نام سدوم تھا۔ ف۷۸ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ف۷۹ اور لوط علیہ السلام تو اللہ کے نبی اور اس کے برگزیدہ بندے ہیں۔ ف۸۰ یعنی لوط علیہ السلام کو ف۸۱ عذاب میں۔ ف۸۲ خوبصورت مہمانوں کی شکل میں ف۸۳ قوم کے افعال و حرکات اور ان کی نالائقی کا خیال کر کے اس وقت فرشتوں نے ظاہر کیا کہ وہ اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ ف۸۴ قوم سے ف۸۵ ہمارا کہ قوم کے لوگ ہمارے ساتھ کوئی بے ادبی یا گستاخی کریں ہم فرشتے ہیں ہم لوگوں کو ہلاک کریں گے اور ف۸۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ روشن نشانی قوم لوط کے ویران مکان ہیں۔

الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿۳۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ

اُمید رکھو ف۸۷ اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو تو انھوں نے اُسے جھٹلایا تو اُنھیں زلزلے

الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ﴿۳۷﴾ وَعَادًا وَّثَمُوْدَاۡ وَقَدْ تَّبَیَّنَ

نے آلیا تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے ف۸۸ اور عاد اور ثمود کو ہلاک فرمایا اور تمہیں ف۸۹

لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۫ وَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ

ان کی بستیاں معلوم ہوچکی ہیں ف۹۰ اور شیطان نے اُن کے کوتک (کرتوت) ف۹۱ ان کی نگاہ میں بھلے کر دکھائے اور اُنھیں راہ

السَّبِیْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِیْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۫ وَ

سے روکا اور اُنھیں سوجھتا تھا ف۹۲ اور قارون اور فرعون اور ہامان کو ف۹۳ اور

لَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰی بِالْبَیِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا

بےشک ان کے پاس موسیٰ روشن نشانیاں لے کر آیا تو اُنھوں نے زمین میں تکبر کیا اور وہ ہم سے

سٰبِقِیْنَ ﴿۳۹﴾ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِ حَاصِبًا ۚ

نکل جانے والے نہ تھے ف۹۴ تو ان میں ہر ایک کو ہم نے اُس کے گناہ پر پکڑا تو ان میں کسی پر ہم نے پتھراؤ بھیجا ف۹۵

وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّیْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَ

اور اُن میں کسی کو چنگھاڑ نے آ لیا ف۹۶ اور ان میں کسی کو زمین میں دھنسا دیا ف۹۷ اور

مِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ

ان میں کسی کو ڈبو دیا ف۹۸ اور اللہ کی شان نہ تھی کہ اُن پر ظلم کرے ف۹۹ ہاں وہ خود ہی ف۱۰۰ اپنی جانوں پر

یَظْلِمُوْنَ ﴿۴۰﴾ مَثَلُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِیَآءَ كَمَثَلِ

ظلم کرتے تھے ان کی مثال جنھوں نے اللہ کے سوا اَور مالک بنالئے ہیں ف۱۰۱

ف۸۷ یعنی روز قیامت کی ایسے افعال بجالا کر جو ثوابِ آخرت کا باعث ہوں۔ ف۸۸ مُردے بے جان۔ ف۸۹ اے اہل مکہ! ف۹۰ حجر اور یمن میں جب تم اپنے سفروں میں وہاں گزرتے ہو۔ ف۹۱ کفر و معاصی ف۹۲ صاحب عقل تھے حق و باطل میں تمیز کرسکتے تھے لیکن انہوں نے عقل و انصاف سے کام نہ لیا۔ ف۹۳ اللہ تعالیٰ نے ہلاک فرمایا۔ ف۹۴ کہ ہمارے عذاب سے بچ سکتے۔ ف۹۵ اور وہ قوم لوط تھی جن کو چھوٹے چھوٹے سنگریزوں سے ہلاک کیا گیا جو تیز ہوا سے ان پر لگتے تھے۔ ف۹۶ یعنی قوم ثمود کہ ہولناک آواز کے عذاب سے ہلاک کی گئی۔ ف۹۷ یعنی قارون اور اس کے ساتھیوں کو ف۹۸ جیسے قوم نوح کو اور فرعون کو اور اس کی قوم کو۔ ف۹۹ وہ کسی کو بغیر گناہ کے عذاب میں گرفتار نہیں کرتا۔ ف۱۰۰ نافرمانیاں کر کے اور کفر و طغیان (سرکشی) اختیار کر کے ف۱۰۱ یعنی بتوں کو معبود ٹھہرایا ہے ان کے ساتھ امیدیں وابستہ کر رکھی ہیں اور واقع میں ان کے عجز و بے اختیاری کی مثال یہ ہے جو آگے ذکر فرمائی جاتی ہے۔

الْعَنْكَبُوتِ ۚ اتَّخَذَتْ بَيْتًا ۖ وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ

مکڑی کی طرح ہے اس نے جالے کا گھر بنایا ف۱۰۲ اور بے شک سب گھروں میں کمزور گھر مکڑی

الْعَنْكَبُوتِ ۘ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٤١﴾ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ

وقف لازم

کا گھر ف۱۰۳ کیا اچھا ہوتا اگر جانتے ف۱۰۴ اللہ جانتا ہے جس چیز کی اُس کے سوا پوجا

مِنْ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٤٢﴾ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ

کرتے ہیں ف۱۰۵ اور وہی عزت و حکمت والا ہے ف۱۰۶ اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے بیان فرماتے ہیں

وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ ﴿٤٣﴾ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ

اور اُنھیں نہیں سمجھتے مگر علم والے ف۱۰۷ اللہ نے آسمان اور زمین حق بنائے

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٤﴾ ع

ع ۴ ۱۶

بے شک اس میں نشانی ہے ف۱۰۸ مسلمانوں کے لیے

ف۱۰۲ اپنے رہنے کے لیے نہ اس سے گرمی دور ہو نہ سردی نہ گرد و غبار و بارش کسی چیز سے حفاظت ایسے ہی بت ہیں کہ اپنے پجاریوں کو نہ دنیا میں نفع پہنچا سکیں نہ آخرت میں کوئی ضرر پہنچا سکیں۔ **ف۱۰۳** ایسے ہی سب دینوں میں کمزور اور نکما دین بت پرستوں کا دین ہے۔ **فائدہ:** حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: اپنے گھروں سے مکڑیوں کے جالے دور کرو یہ ناداری کا باعث ہوتے ہیں۔ **ف۱۰۴** کہ ان کا دین اس قدر نکما ہے۔ **ف۱۰۵** کہ وہ کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ **ف۱۰۶** تو عاقل کو کب شایان ہے کہ عزت و حکمت والے قادر مختار کی عبادت چھوڑ کر بے علم بے اختیار پتھروں کی پوجا کرے۔ **ف۱۰۷** یعنی ان کے حسن و خوبی اور ان کے نفع اور فائدے اور ان کی حکمت کو علم والے سمجھتے ہیں جیسا کہ اس مثال نے مشرک اور موحد کا حال خوب اچھی طرح ظاہر کر دیا اور فرق واضح فرما دیا قریش کے کفار نے طنز کے طور پر کہا تھا کہ اللہ تعالٰی مکھی اور مکڑی کی مثالیں بیان فرماتا ہے اور اس پر انہوں نے ہنسی بنائی تھی اس آیت میں ان کا رد کر دیا گیا کہ وہ جاہل ہیں تمثیل کی حکمت کو نہیں جانتے مثال سے مقصود تفہیم ہوتی ہے اور جیسی چیز ہو اس کی شان ظاہر کرنے کے لیے ویسی ہی مثال مقتضائے حکمت ہے تو باطل اور کمزور دین کے ضعف و بطلان کے اظہار کے لیے یہ مثال نہایت ہی نافع ہے جنہیں اللہ تعالٰی نے عقل و علم عطا فرمایا وہ سمجھتے ہیں۔ **ف۱۰۸** اس کی قدرت و حکمت اور اس کی توحید و یکتائی پر دلالت کرنے والی۔